اہلِ قبلہ کی تکفیر

تصنیف

مفتی محمد مطیع الرحمٰن رضوی

اہلِ قبلہ کی تکفیر

تصنیف

مفتی محمد مطیع الرحمن رضوی

بزمِ عاشقانِ مصطفیٰ، لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

سلسلہ اشاعت نمبر

نام کتاب --------- اہل قبلہ کی تکفیر
تصنیف --------- مفتی محمد مطیع الرحمٰن رضوی مدظلہ
صفحات --------- ۱۰۴
طابع --------- مسلم کتابوی دربار مارکیٹ لاہور
سرورق --------- فیضی گرافکس
تاریخ اشاعت --------- محرم الحرام ۱۴۲۷ھ/فروری ۲۰۰۶ء
تعداد --------- گیارہ صد
شرف اشاعت --------- بزمِ عاشقانِ مصطفیٰ لاہور
ہدیہ --------- دعائے خیر بحق اراکین ومعاونین

نوٹ: شائقین مطالعہ 30 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں۔

ملنے کا پتا

بزمِ عاشقانِ مُصطفیٰ

مکان نمبر ۲۵ گلی نمبر ۳۲ زبیر سٹریٹ فلیمنگ روڈ لاہور

تکفیری غلط فہمی کا ازالہ

(از- مولانا یٰسین اختر مصباحی)

9 جنوری کے روزنامہ قومی آواز (انڈیا) میں مولانا عبدالحمید نعمانی قاسمی کا ایک مراسلہ بعنوان ''اطہر افضل کا انٹرویو'' نظر سے گزرا جس میں وہ ایک جگہ لکھتے ہیں ''اطہر افضل نے مسلکی تشدد ومخاصمت میں دیو بندی، بریلوی، اھل حدیث کو ایک حیثیت میں ذکر کیا ہے۔ دیوبندیوں نے کبھی بریلویوں کی طرح ان کو غیر مسلم یا دائرۂ اسلام سے خارج کر کے ان کا ذبیحہ نہ کھانے کی بات نہیں کی ہے۔ وہ یا تو الزامات کا ازالہ کرتے ہیں یا دفاع'' اور مراسلہ کے آخری پیراگراف میں لکھتے ہیں۔ ''اختلاف کا مطلب یہ تو نہیں ہونا چاہئے کہ مختلف نظریہ ومسلک رکھنے والوں کو اباطیل واکاذیب پرست، دائرۂ حق سے خارج اور جھوٹا قرار دیا جائے جیسا کہ ندوی صاحب نے کیا ہے۔ یا یہ کہ دیوبندیوں کا نکاح انسان تو کیا حیوانات وبہائم سے بھی نہیں ہوسکتا جیسا کہ مولانا احمد رضا خاں نے لکھا ہے (شاید ان کے یہاں حیوانوں سے نکاح ہوتا ہوگا) یہ انتہا پسندی اور شدت دیوبندی علماء کی تحریروں وبیانوں میں نہیں ملتی ہے''۔

(روزنامہ قومی آواز، نئی دہلی صفحہ 3 مورخہ 9 جنوری 2006ء)

مولانا عبدالحمید نعمانی قاسمی (ناظم شعبۂ نشرواشاعت جمعیۃ علماء ہند) مطالعہ وتحقیق کا ذوق رکھنے کے باوجود مذکورہ تحریر میں اسی غلط فہمی وبدگمانی کی ایک تصویر نظر آتے ہیں جو تقریباً ایک صدی سے برصغیر میں پھیلائی اور مشتہر کی جاتی رہی ہے اور جس کا سلسلہ امام احمد رضا فاضل بریلوی کی زندگی ہی سے جاری ہے اس سلسلے میں آپ کی اور دو معروف ومستند علماء اہل سنت کی تحریریں پیش کرنے کے بعد ہی اپنی طرف سے کچھ لکھنا میں مناسب سمجھتا ہوں۔

''ناچار عوام مسلمین کو بھڑکانے اور دن دہاڑے ان پر اندھیری ڈالنے کو یہ چال چلتے ہیں کہ علماء اہل سنت کے فتویٰ تکفیر کا کیا اعتبار؟ یہ لوگ ذرا ذراسی بات پر کافر کہہ دیتے ہیں۔ ان کی مشین میں ہمیشہ کفر ہی کے فتاویٰ چھپا کرتے ہیں۔

اسمٰعیل دہلوی کو کافر کہہ دیا۔ مولوی اسحٰق صاحب کو کہہ دیا۔ مولوی عبدالحیٔ صاحب
کو کہہ دیا پھر جن کی حیا اور بڑھی ہوتی ہے وہ اتنا اور ملا دیتے ہیں کہ معاذ اللہ حضرت شاہ
عبدالعزیز صاحب کو کہہ دیا۔ شاہ ولی اللہ صاحب کو کہہ دیا۔ حاجی امداداللہ صاحب کو کہہ دیا
مولانا شاہ فضل رحمٰن صاحب کو کہہ دیا۔ پھر جو پورے ہی حد حیا سے اونچے گذر گئے ہیں کہ
عیاذًا باللہِ عیاذًا باللہِ حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کو کہہ دیا۔
غرض! جسے جس کا زیادہ معتقد پایا اس کے سامنے اسی کا نام لے دیا کہ انہوں نے
اسے کافر کہہ دیا۔ (ص 45-46 تمہید ایمان از امام احمد رضا بریلوی مطبوعہ ادارہ معارف
نعمانیہ لاہور)

اہل سنت کے معتمد و متبحر عالم دین مولانا احمد سعید کاظمی امروہوی (انوار العلوم ملتان
پنجاب) لکھتے ہیں۔
''مسئلہ تکفیر میں ہمارا مسلک ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ جو شخص بھی کلمۂ کفر بول کر اپنے
قول یا فعل سے التزام کفر کرے گا۔ ہم اس کی تکفیر میں تامل نہیں کریں گے۔ خواہ دیوبندی
ہو یا بریلوی، لیگی ہو یا کانگریسی، نیچری ہو یا ندوی، اس سلسلہ میں اپنے پرائے کا امتیاز کرنا
اہل حق کا شیوہ نہیں۔

اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ایک لیگی نے کلمۂ کفر بولا تو ساری لیگ معاذ اللہ کافر ہو
گئی۔ یا ایک ندوی نے التزام کفر کیا تو معاذ اللہ سارے ندوی مرتد ہو گئے۔ ہم تو بعض
دیوبندیوں کی کفری عبارات کی بنا پر ہر ساکن دیوبند کو بھی کافر نہیں کہتے۔
ہم اور ہمارے اکابر نے بارہا اعلان کیا ہے کہ ہم کسی دیوبند یا لکھنؤ والے کو کافر نہیں
کہتے۔ ہمارے نزدیک صرف وہی کافر ہیں جنہوں نے معاذ اللہ، اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس
کے رسول اور محبوبانِ ایزدی کی شان میں گستاخیاں کیں اور باوجود تنبیہ شدید کے اپنی
گستاخیوں سے توبہ نہیں کی۔ نیز وہ لوگ جو ان کی گستاخیوں پر مطلع ہو کر اور ان کے صریح
مفہوم کو جان کر ان گستاخیوں کو حق سمجھتے ہیں۔ اور گستاخوں کو مومن، اہل حق، اپنا مقتدیٰ
اور پیشوا مانتے ہیں۔ اور بس!

ان کے علاوہ ہم نے کسی مدعی اسلام کی تکفیر نہیں کی۔ ایسے لوگ جن کی ہم نے تکفیر کی

ہے۔ اگر ان کو ٹٹولا جائے تو وہ بہت قلیل ہیں اور محدود۔ ان کے علاوہ نہ کوئی دیوبند کا رہنے
والا کافر ہے نہ بریلی کا۔ نہ لیگی نہ ندوی۔ ہم سب مسلمانوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔
(ص 24-25 الحق المبین از علامہ احمد سعید کاظمی، مطبوعہ ملتان، پاکستان)

شارح بخاری حضرت مفتی محمد شریف الحق امجدی صدر شعبۂ افتاء الجامعۃ الاشرفیہ
مبارک پور ضلع اعظم گڑھ (اتر پردیش، انڈیا) لکھتے ہیں۔
''عوام کا عرف مدار حکم نہیں۔ حکم کا دار و مدار حقیقی معنی پر ہے۔ اس لیے ایسا شخص
جو اپنے آپ کو دیوبندی کہتا ہو، لوگ بھی اس کو دیوبندی کہتے ہوں، وہ ان چاروں علماء
دیوبند کو اپنا مقتدیٰ و پیشوا مانتا ہو حتیٰ کہ اہل سنت کو بدعتی بھی کہتا ہو، مگر ان چاروں کی مذکورہ
بالا کفریات پر مطلع نہیں۔ تو وہ حقیقت میں دیوبندی نہیں۔ اس کا یہ حکم نہیں کہ یہ شخص
کافر ہو یا اس کی نماز جنازہ پڑھنی کفر ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ص 914 معارف شارح بخاری،
رضا اکیڈمی ممبئی) خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین کا انکار اور پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم کی نظیر کو ممکن جاننا، علم رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حیوانات و بہائم
سے تشبیہ دینا اگر کفر نہیں ہے تو پھر کفر کسے کہیں گے؟ جن لوگوں نے اس طرح کی عبارتیں
لکھی ہیں اور ان سے رجوع و توبہ نہیں کیا ہے اور جو لوگ انہیں پڑھ کر انہیں سن کر انہیں اچھی
طرح سمجھ کر بھی انہیں کفر نہ سمجھیں اور ان کے لکھنے اور ان کی تصدیق کرنے والوں کو مسلمان
ہی نہیں اپنا دینی رہنما و مقتدیٰ بھی سمجھیں ایسے لوگوں کے خلاف علماء اہل سنت نے حکم کفر
عائد کیا ہے جس کا وہ برملا اظہار و اعلان بھی کرتے رہتے ہیں۔ یہ نکتہ یہاں ذہن نشین
رہے کہ دیوبندی و غیر مقلد حضرات کو بلا التزام کفر کے محض ان کی مخصوص جماعت کا ایک
جز اور فرد ہونے کی بنیاد پر تکفیر نہیں کی جا سکتی۔ ہاں! ایسی جماعتوں کے افراد کی تکفیر واجب
ہے جن کے کل اور مجموعہ پر حکم تکفیر ہو جیسے قادیانی و بہائی وغیرہ۔

اور جس شخص پر شرعاً حکم کفر وارتداد ہو اس کے بارے میں کون نہیں جانتا کہ اس کے
ہاتھ کا ذبیحہ حرام ہے اور اس کا نکاح خود بخود باطل ہو جاتا ہے اور اس کا نیا نکاح بلا توبہ و تجدید
ایمان کیا انسان کیا حیوان کسی سے بھی نہیں ہو سکتا۔ یہاں حیوان یا جانور کہنا ایسا ہی ہے جیسے
کوئی ستم رسیدہ شخص کہے کہ میرے سر پر آسمان ٹوٹ پڑا۔ یا کوئی غیر متوقع اور سنگین بات سن

کہ کوئی شخص کہے کہ میرے پاؤں کے نیچے سے زمین سرک گئی۔ کیا اس کا واقعی یہی مطلب ہے کہ آسمان ٹوٹ کر اس کے سر پر گر پڑا اور زمین اُس کے پاؤں کے نیچے سے سرک کر دوچار میٹر آگے پیچھے ہوگئی؟

کسی مدعیٔ اسلام کی نامزد تکفیر کے لیے علماء اہل سنت نے یہ ضابطہ اور اصول بتلایا ہے کہ (1) تکلم (2) کلام (3) متکلم کا یقینی تحقق ہو جائے۔

ان تینوں میں سے کسی ایک کے اندر بھی کوئی شک وشبہ نہ پایا جائے اور کسی بھی قابل قبول تاویل کی اس کے اندر کوئی گنجائش نہ ہو۔ یہ التزام کفر قولاً ہو یا عملاً دونوں صورتوں میں تکفیر کا حکم یکساں ہے۔ اس شرعی اصول وضابطہ کو ایک مثال کے ذریعہ آسانی کے ساتھ سمجھا جاسکتا ہے کہ زید اگر مدعی اسلام ہے اور وہ کسی ایسی جماعت اور فرقہ کا فرد نہیں جس کے کل اور مجموعہ پر حکم تکفیر ہو جیسے قادیانی و بہائی وغیرہ تو ایسی صورت میں اُس کی تکفیر صرف اس بنیاد پر ہوسکتی ہے کہ وہ اپنے کسی قول یا عمل سے ضروریاتِ دین یا ان میں سے کسی ایک کا انکار کرے۔ اور اس کا یہ منافی اسلام قول یا عمل شرعی طور پر ثابت و متحقق ہو جائے کہ

(1) کفری قول یا عمل کا صدور التزام ہوا ہے۔

(2) فلاں قول یا عمل ہے جو موجب تکفیر ہے۔

(3) یہ قول یا عمل زید ہی کا ہے ان تینوں امور کے تحقق وثبوتِ شرعی کے بعد ہی زید کی تکفیر جائز ہوگی۔

مندرجہ بالاتحریر سے قارئین پر واضح ہو چکا ہوگا کہ کسی کا محض قاسمی یا مظاہری یا ندوی یا غیر مقلد ہونا سبب تکفیر نہیں تا وقتیکہ اس سے کسی کفر کا التزام اور ثبوتِ شرعی متحقق نہ ہو جائے۔ ان کا ضال ومضل ہونا گمراہ وگمراہ گر ہونا الگ بات ہے اور کافر ہو کر دائرہ اسلام سے خارج ہونا الگ بات ہے۔ اس اہم فرق کو نعمانی قاسمی صاحب کو ضرور پیش نظر رکھنا چاہئے تھا۔ علماء دیوبند عموماً بریلی کو مبتدع اور اہل بدعت کہتے اور لکھتے رہتے ہیں۔ کیا وہ اس سے گمراہ کے علاوہ کچھ اور مراد لیتے ہیں؟

''بریلوی اپنے علاوہ سب کو کافر کہتے ہیں'' یہ پروپیگنڈہ بڑے زور وشور سے کیا جاتا ہے اور اس پروپیگنڈہ کو کار ثواب سمجھ کر عام کیا جاتا ہے۔ جس طرح یہ کہا جاتا ہے۔

کہ بریلوی قبر پرست ہوتے ہیں اور قبروں کو سجدہ کرتے ہیں۔ العیاذ باللہ جب کہ امر واقعہ یہ ہے کہ علماء بریلی ایسے کسی عمل سے بالکلیہ بری اور بے زار ہیں۔ آج سے تقریباً سو سال پہلے خواجہ حسن نظامی (درگاہ حضرت نظام الدین اولیاء نئی دہلی) کی ایک تحریر بعنوان ''مرشد کو سجدۂ تعظیمی'' مجلّہ نظام المشائخ دہلی کے شمارہ رجب 1337ھ مطابق 1918ء میں شائع ہوئی تھی جس میں انہوں نے اپنے طور پر ثابت کیا تھا کہ مرشد طریقت کی تعظیم کی نیت سے اُسے سجدہ کرنا جائز ہے۔ اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے ایک معرکۃ الآراء رسالہ ''الزبدۃ الزکیۃ فی تحریم سجود التحیۃ'' لکھا جو درجنوں مرتبہ چھپ چکا ہے اور حال ہی میں جامعہ ازہر مصر کے دو علماء نے اس کا عربی ترجمہ کیا ہے جس کے متعدد ایڈیشن نکل کر عالم عرب میں بھی عام ہو چکے ہیں۔ اس کے اندر آیات قرآن حکیم واحادیث نبوی وآثار واقوال صحابہ وتابعین وائمۂ مجتہدین سے ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ کے سوا کسی کے لیے بھی کسی صورت میں سجدہ کرنا جائز نہیں۔ اگر عبادت کی نیت سے کسی مخلوق کو کوئی شخص سجدہ کرے تو کھلا ہوا شرک ہے اور تعظیم کی نیت سے کرے جب بھی حرام ہے۔ اس صراحت ووضاحت کے بعد کچھ لوگ الزام واتہام کی قدیم روش پر ہی گامزن رہیں اور اپنے پروپیگنڈہ کو ہوا دیتے رہیں تو اس کا کسی کے پاس کیا علاج؟

انتہا پسندی وشدت پسندی کی جہاں تک بات ہے تو مناظرانہ ذہنیت رکھنے والے علمائے دیوبند اس وصف میں ہرگز کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ جس کے نمونے ان کی کتابوں میں بکھرے ہوئے ہیں مگر روزنامہ قومی آواز کے صفحات ان کے متحمل نہیں ہوسکتے اس لیے انہیں نقل نہیں کیا جارہا ہے ورنہ ان کی چند سطریں ہی پڑھ کر قاسمی صاحب بڑی آسانی کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہم بھی کسی سے کم نہیں ہیں۔

(مطبوعہ روزنامہ قومی آواز نئی دہلی انڈیا مورخہ 17 جنوری 2006ء)

اسماعیل دہلوی کی تکفیر فقہی کی بحث

از- رسالہ مبارکہ مبلغ وہابیہ کا گریز (1359)

شغالِ[1] صحرائے دیوبندیت نے اشرفعلی تھانوی کے کفر پر بحث کرنے سے اپنی جان بچانے کے لیے ایک یہ تقریر بھی کی کہ:

آپ کے اعلیٰ حضرت بریلوی نے الکوکبۃ الشھابیہ میں حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی پر ستر وجوہ سے کفر کا فتویٰ دیکر پھر بھی ان کی تکفیر سے کف لسان کیا اور یہاں تک لکھ دیا کہ اسمٰعیل دہلوی نے پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صریح توہین کی جس میں تاویل کی بھی گنجائش نہیں۔ پھر بھی ان کو کافر کہنے سے زبان کو روکنے ہی میں احتیاط بتائی۔ اور جو شخص پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صریح توہین کرے وہ یقیناً کافر ہے، جو شخص اس کو کافر کہنے سے احتیاط کرے وہ بھی کافر ہے۔ آپ کے اعلیٰ حضرت بریلوی نے حضرت شہید مرحوم کو پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صریح توہین کرنے والا بتا کر پھر بھی ان کو کافر کہنے سے احتیاط کی۔ لہٰذا وہ خود کافر و مرتد ہوگئے۔ پہلے آپ اپنے اعلیٰ حضرت کو تو مسلمان ثابت کیجئے، پھر حضرت حکیم الامت مولانا اشرفعلی صاحب تھانوی کے کفر پر بحث کیجئے۔

حضرت شیر بیشہ اہل سنت[2] نے اس کا یہ مختصر جواب ارشاد فرمایا کہ:

آپ چھڑے ہوئے موضوع مناظرہ نمبر اول سے فرار کر رہے ہیں

اسمٰعیل دہلوی کا کفر فقہی، اس مناظرہ کا موضوع دوم ہے اور حضور پُر نور مرشد برحق امام اہلِ سنت مجددِ اعظم فاضلِ بریلوی سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ مولانا احمد رضا خان صاحب

1- شغال: گیدڑ-۱۲

2- شیر بیشۂ اہل سنت مولانا مفتی حشمت علی خاں لکھنوی-۱۲

قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان و اسلام اس مناظرہ کا موضوع سوم قرار دیا گیا ہے۔

ابھی پہلے ہی موضوع پر بحث سے آپ کا پیچھا نہیں چھوٹا، پھر تیسری کا ذکر چھیڑ دینا کیا اصول مناظرہ کے مطابق آپ کا مناظرے سے فرار نہیں؟ اور اصل بات یہ ہے کہ یہاں تین چیزیں ہیں۔ نمبر 1 کلام نمبر 2 تکلم نمبر 3 متکلم ان میں سے جس کسی میں بھی احتمال پیدا ہوگا۔ مانع تکفیر شخص ہوگا۔

نمبر 1 کلام میں تو یوں کہ وہ اگرچہ کھلا ہوا کلمہ کفر ہو، اس میں کوئی تاویل قریب نہ نکلتی ہو مگر تاویل بعید ہو تو قول کو کفر کہا جائے گا لیکن قائل کو کافر کہنے سے محققین، فقہا اور حضرات متکلمین احتیاط فرمائیں گے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ قائل نے وہی تاویل بعید مراد لی ہو۔

نمبر 2 تکلم میں یوں کہ کلام تو کھلا ہوا نا قابل توجیہ و تاویل کفر صریح ہو مگر اس بات کا قطعی یقینی ثبوت نہ ہو کہ وہ کلام اسی قائل کا ہے تو کلام اگرچہ قطعی کفر ہوگا مگر اس شخص کو کافر نہیں کہیں گے۔

نمبر 3 متکلم میں یوں کہ قول تو ایسا کفر صریح ہو جس میں تاویل بعید بھی متعذر ہو مگر قائل کی اس قول سے توبہ مسموع ہو، پھر اگر اس توبہ کا ثبوتِ شرعی متحقق ہو جائے تو اس قائل کی تکفیر حرام بلکہ عند الفقہاء خود کفر ہوگی اور اگر اس کا ثبوت شرعی نہ ہو مگر شہرت ہو تو کَیۡفَ وَقَدۡ قِیۡلَ کی بنا پر اس قول کو قطعی یقینی کفر کہیں گے لیکن اس قائل کو کافر کہنے سے احتیاط برتیں گے۔

اس مبحث کی پوری تفصیل رسالہ اَلۡمَوۡتُ الۡاَحۡمَر عَلٰی کُلِ اَنۡجس اَکۡفَر میں موجود ہے۔

اسمٰعیل دہلوی کی بھی اس کے کفریات سے توبہ مشہور ہے، چنانچہ فتاویٰ رشیدیہ مبوب حصہ اوّل صفحہ 121 پر رشید احمد صاحب گنگوہی کا مستفتی لکھتا ہے۔

ایک بات یہ مشہور ہے کہ مولوی اسمٰعیل صاحب شہید نے اپنے انتقال کے وقت بہت سے آدمیوں کے روبرو بعض مسائل تقویۃ الایمان سے توبہ کی ہے۔

رشید احمد صاحب گنگوہی نے اس شہرتِ توبہ کا انکار نہیں کیا بلکہ شہرتِ توبہ کو شہرتِ کاذبہ ٹھہرایا چنانچہ صفحہ 122 پر لکھتے ہیں۔

"توبہ کرنا ان کا بعض مسائل سے محض افتراء اہل بدعت کا ہے"۔

جب گنگوہی خود مانتا ہے کہ بدعقیدوں نے اسمٰعیل دہلوی پر افتراء کر کے یہ شہرت دی ہے کہ انہوں نے اپنے کفریات سے توبہ کر لی تھی' تو شہرت ہوگئی۔ اب اس شہرت توبہ کی موجودگی میں احتیاط یہی ہے کہ اسمٰعیل دہلوی کے اقوالِ کفریہ کو کفر ہی کہا جائے اور خود اسمٰعیل دہلوی کو کافر کہنے سے کفِ لسان کیا جائے۔

جو شخص شبہ و احتمال پیدا ہو جانے کے سبب کسی شخص کو کافر کہنے سے شرعی احتیاط برتے اگر وہ بھی آپ لوگوں کے نزدیک کافر ہے تو یہ دیکھئے آپ کے مذہبی پیشوا رشید احمد صاحب گنگوہی فتاوٰی رشیدیہ مبوب حصہ اوّل صفحہ 8 پر لکھتے ہیں۔

"بعض ائمہ نے جو یزید کی نسبت کفر سے کفِ لسان کیا ہے وہ احتیاط ہے"

دیکھئے! جن علمائے کرام و متکلمین عظام نے احتیاط کی بنا پر یزید کو کافر کہنے سے زبان روکی ان کو رشید احمد صاحب گنگوہی ائمہ دین مانتے ہیں اب بولیئے آپ کے فتوے سے معاذ اللہ کافروں کو دین کے ائمہ مان کر آپ کے گنگوہی صاحب کافر ہوئے یا نہیں؟

اب آپ نے تیسرے موضوع کا ذکر چھیڑا ہے تو اس کے متعلق بھی قاطع و مسکت جواب سن لیجئے کہ اس موضوع پر اب یا آئندہ آپ یا آپ کے بڑے، چھوٹے مناظرین و متکلمین جو کچھ کہیں سب کا لاجواب، جواب باذنِ الملک الوہاب ہو جائے۔

حکیم الامۃ الوہابیہ مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی کی "مجالس الحکمۃ مطبع امداد المطابع تھانہ بھون کے صفحہ 150 پر ہے۔

"ایک شخص نے پوچھا:

کہ ہم بریلی والوں کے پیچھے نماز پڑھیں تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟"

فرمایا: ہاں ہم ان کو کافر نہیں کہتے اگرچہ وہ ہمیں کہتے ہیں"

ہاں اب بولیئے اور ذرا ہمت کر کے اس کے جواب میں اپنے لب کھولیے کہ حضور اعلیٰ

حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مریدین معتقدین و محبین اہل سنت کے متعلق آپ کے حکیم الامت کا یہ فتویٰ صحیح ہے یا غلط؟ اگر صحیح ہے تو مسلمانوں کو کافر کہہ کر آپ سب مبلغین خارجیہ مناظرین دیوبندیہ و مولویان وہابیہ کافر ہوئے یا نہیں؟ اور اگر غلط ہے تو کافروں کو مسلمان بنا کر آپ کے حکیم الامت کافر ہوئے یا نہیں؟ غرض کفر تو وہابیوں، دیوبندیوں، خارجیوں پر ایسا عاشق ہے کہ کوئی پہلو بدلو' کسی کروٹ پر ہو کفر تمہارا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ ملایانِ وہابیت و مبلغین خارجیت و مناظرین دیوبندیت اس ردِ قاہر کے جواب میں بھی اپنے لب نہیں کھول سکے اور ان شاء اللہ العزیز المقتدر قیامت تک بھی نہیں کھول سکیں گے۔

تنبیہ نبیہ: یہ بحث تو امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی کے متعلق تھی لیکن زمانۂ حال کے وہ وہابیۂ ملحدین و نجدیہ غیر مقلدین جو اُس کے اقوالِ کفریہ کو ان کے انہیں معانی کفریہ صریحہ پر حمل کرتے ہوئے ان کو صحیح مانتے ہیں وہ سب بحکمِ شریعتِ مطہرہ قطعاً یقیناً کفار و مرتدین ہیں۔ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى

فقیر عبید الرضا غفرلہ

اہل قبلہ کی تکفیر

(مبصر: آلِ مصطفیٰ مصباحی، جامعہ امجدیہ قصبہ گھوسی، ضلع مؤ انڈیا)

اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔
جو ہمارے قبلہ کی طرف رخ کر کے ہماری طرح نماز پڑھے وہ مسلمان ہے۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 12 بحوالہ بخاری شریف)

دوسری حدیث میں فرمایا ہے۔
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے والے کو کسی گناہ کے ارتکاب کے سبب کافر نہ کہو''

(مشکوٰۃ شریف بحوالہ ابوداؤد شریف)

منتقیٰ میں ہے۔
امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کسی اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کرتے تھے۔

(شرح فقہ اکبر صفحہ 189)

شرح مواقف میں ہے۔
جمہور فقہاء و متکلمین کے نزدیک اہلِ قبلہ کی تکفیر نہیں کی جائے گی''۔

(شرح فقہ اکبر صفحہ 188)

جبکہ خود خداوند قدوس نے قرآن کریم میں بہت سے ''کلمہ گو'' اور قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے والے'' کو کافر کہا ہے۔ ارشاد ہے۔
لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ (توبہ 66)
بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر، (کنزالایمان)

نیز ارشاد ہے۔
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ (بقرہ:8)
اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے۔ اور وہ ایمان والے نہیں (کنزالایمان)

کسی کلمہ گو اہل قبلہ سے دین وشریعت کے خلاف کوئی امر سرزد ہو جائے تو مذکورہ احادیث وآیات اور آئمۂ اعلام کے ارشادات میں بظاہر تعارض کے پیش نظر اس کے ایمان وکفر کا معاملہ بڑی اہمیت کا حامل ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر کبھی کسی کلمہ گو سے دین کے خلاف کوئی امر سرزد ہوا ہے تو بعض کتابوں میں اس کو صریح قرار دے کر اس شخص کی تکفیر کی گئی ہے اور بعض کتابوں میں اسے لزوم بتا کر تکفیر سے اجتناب کیا گیا ہے۔ اور فرمایا گیا ہے کہ کلمہ گو سے صادر ہونے والے امر میں ننانوے احتمالات بھی کفر کے ہوں، اور ایک ہی احتمال اسلام کا ہو تو بھی تکفیر سے احتراز کیا جائے گا''۔ ہاں! لزوم نہیں، التزام ہو جائے اور اسلامی پہلو کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے تو اب تکفیر ناگزیر ہوگی۔ ایسے ہی کسی کلمہ گو اہلِ قبلہ سے دین کے خلاف کسی امر کا صدور ہوا، اور اس نے اپنی صفائی میں یہ کہا کہ اس امر سے بظاہر جو مفہوم ہو رہا ہے وہ میری مراد نہیں۔ پھر اس نے تاویل پیش کی تو بعض کتابوں میں اس کی تاویل تسلیم کر لی گئی ہے۔ اور اس کو دائرۂ اسلام سے خارج نہیں کیا گیا اس کے برعکس دوسری کتابوں میں اس خلاف دین امر کو صریح قرار دے کر اس کی تاویل کو مسترد کر دیا گیا ہے اور یہ کہہ کر تکفیر کی گئی ہے کہ صریح میں تاویل قابل قبول نہیں ہوتی' یوں ہی جب کسی کلمہ گو سے کوئی امر دین کے خلاف صادر ہو گیا تو علمائے اعلام نے اپنی اپنی کتابوں میں تحریر کیا ہے کہ یہ خلاف دین امر کفر فقہی کے زمرے میں آتا ہے، کفر کلامی کے زمرے میں نہیں۔ جیسا کہ حضرت مُلا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری نے شرح فقہ اکبر میں اس کو تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔

ماضی قریب میں شاہ اسماعیل دہلوی نے رسالہ یک روزی، تنویر العینین، صراط مستقیم، تقویۃ الایمان نامی کتابیں لکھیں، جن کی بعض عبارتوں کو علمائے اسلام بالخصوص مجاہد آزادی

علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمہ نے دین وشریعت کے خلاف بتا کر شاہ صاحب کی تکفیر کی۔اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔اور جب امام احمد رضا قدس سرہ کا زمانہ آیا، تو انہوں نے ان عبارتوں کو صریح قرار دینے کے باوجود ان میں لزوم کفر بتا کر بطور فقہاء تکفیر کی۔اور التزام کفر نہ مان کر بطور متکلمین تکفیر سے کف لسان کیا۔

پھر مولوی قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی اور اشرف علی تھانوی نے تحذیر الناس، براہین قاطعہ اور حفظ الایمان نامی کتابیں لکھیں، تو عرب وعجم کے علمائے اسلام بالخصوص امام احمد رضا نے ان کتابوں کی بعض عبارتوں کو صریح اور التزام کفر قرار دے کر ان کے مصنفین کی تکفیر کلامی کی۔اور فرمایا کہ جو ان لوگوں کے کفر میں شک کرے گا وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا"۔ پھر جب ان لوگوں نے اپنی صفائی میں یہ کہتے ہوئے تاویلیں پیش کیں کہ الفاظ کے ظاہر سے جو مفہوم ہو رہا ہے وہ ہماری مراد نہیں، تو امام احمد رضا نے ان کی تاویلیں رد کر دیں اور فرمایا کہ صریح والتزام میں تاویل مقبول نہیں ہوتی۔

اس پر سب سے پہلے مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنا نام بدل کر یہ شوشہ چھوڑا کہ مولانا احمد رضا تو علمائے دیوبند کی عبارتوں کو معنی کفر میں صریح مان کر ان سے متعلق کی جانے والی تاویلوں کو مسترد اور ناقابل قبول قرار دے کر تکفیر کرتے ہیں۔مگر مولوی اسماعیل دہلوی کی عبارتوں کو معنی کفر میں صریح قرار دینے کے باوجود ان کی تکفیر سے کف لسان کرتے ہیں۔ نیز یہ کہ علامہ فضل حق خیر آبادی وغیرہ نے جب مولوی اسماعیل دہلوی کو کافر کہا ہے اور مولانا احمد رضا کافر نہیں کہتے۔تو علامہ کے فتوی کے مطابق خود ہی کافر ٹھہرتے ہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی کی اتباع میں جب بعض دوسرے حضرات نے بھی یہ آواز اٹھائی تو بیگانوں سے اپنوں تک اور عوام سے خواص تک کے درمیان یہ مسئلہ موضوع بحث بن گیا۔اور احتمال، تاویل، صریح، لزوم، التزام، کفر فقہی اور کفر کلامی کی حقیقتوں اور ان کے احکام سے ناآشنا حضرات، حیران وپریشان دار الافتاؤں کے دروازے کھٹکھٹانے لگے۔جن دار الافتاء کی طرف انہوں نے رجوع کیا، اگر وہاں سے ان کی سمجھ کے مطابق تسلی بخش جواب نہیں ملا تو خیال کرنے لگے کہ یہ عقدۂ لاینحل ہے جو کسی سے نہیں کھل سکتا" جیسا کہ

محترم ڈاکٹر مولانا نوشاد عالم صاحب چشتی نے اطیب البیان فی رد تقویۃ الایمان (مصنفہ: صدر الافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ) پر اپنے نہایت ہی وقیع اور فاضلانہ مقدمہ، بعنوان "تاریخ محاسبۂ تقویۃ الایمان" میں لکھا ہے۔قائل اور قول میں لزوم والتزام کا فرق کر کے ایک مکفر المسلمین اور توہین انبیاء کے مرتکب کے متعلق شرعی حکم کو مشکوک بنا دینا مناسب نہیں۔(صفحہ 98) دینی مدارس سے وابستہ افراد تاویلاتی دھندے کی بنیاد پر جو بھی اس کا حل نکال لیں لیکن عصری علوم سے وابستگان کو مطمئن کرنا ان کے بس کی بات نہیں ہے"۔(صفحہ 99)

اس سلسلے میں ایک استفتاء آج سے کوئی دس سال قبل استاذ محترم فقیہ النفس حضرت مفتی مطیع الرحمن رضوی مدظلہ العالی کے پاس بھی پہنچا جس کا جواب انہوں نے ایجاز و اختصار کو ملحوظ رکھ کر نہایت ہی تدقیق وتحقیق کے ساتھ تحریر فرمایا، جو عرصہ کے بعد پہلی بار زیور طبع سے آراستہ ہو کر کتابی شکل میں آپ کے سامنے ہے۔جواب میں حضرت موصوف نے مسئلہ کی دقت اور پیچیدگی کو محسوس کرتے ہوئے پہلے ان مصطلحات کا تعارف کرایا ہے جو حکم کی بنیاد ہیں۔ پھر اس مصطلحات کے تناظر میں مرتب ہونے والے احکام کو واضح فرمایا ہے جس کا خلاصہ مختصر لفظوں میں درج ذیل ہے۔

کسی شئے سے ایک مفہوم ظاہر ہو، اور اس کے علاوہ اس میں کسی دوسرے مفہوم کی بھی صلاحیت ہو تو اس شئی کو محتمل اور اس کی مذکورہ صلاحیت کو احتمال کہتے ہیں۔احتمال کی تین قسمیں ہیں (1) خلاف دلیل (2) بلا دلیل (3) عن دلیل، محل کے اعتبار سے احتمال کے تحقیق کی تین صورتیں ہوں گی (1) کلام میں احتمال (2) تکلم میں احتمال (3) متکلم میں احتمال۔ اب اگر کہیں ظاہر کے برخلاف کسی دوسرے معنی کا احتمال ہو تو اس کی تین صورتیں ہوں گی۔(1) کلام، تکلم، متکلم، تینوں میں ایک ہی طرح کا احتمال (2) ان تینوں میں سے دو میں ایک قسم کا احتمال اور تیسرے میں دوسری طرح کا احتمال (3) تینوں میں الگ الگ قسم کے احتمالات ہوں۔ ایک ہی طرح کا احتمال کلام، تکلم، متکلم تینوں میں ہو تو اس کے تحقق کی تین صورتیں ہیں۔ دو میں ایک طرح کا احتمال ہو۔ اور تیسرے

مں دوسری طرح کا، تو اس کے تحقق کی اٹھارہ صورتیں ہیں۔ اور تینوں میں الگ الگ قسم کے احتمالات ہوں تو اس کے تحقق کی چھ صورتیں ہیں۔ اس طرح احتمالات کی کل ستائیں صورتیں ہیں۔

احتمال خلافِ دلیل، فقہاء متکلمین کسی کے نزدیک قابل قبول نہیں، اور احتمالِ بلادلیل تو فقہاء کے نزدیک قابل قبول نہیں، مگر متکلمین کے نزدیک قابلِ اعتبار ہے۔

متکلمین کے نزدیک صریح کا معنی و مفہوم کچھ اور ہے اور فقہائے کرام کے نزدیک کچھ اور۔

متکلمین کے نزدیک صریح کا معنی یہ ہے کہ کلام، تکلم، متکلم تینوں میں سے کسی میں ظاہر کے خلاف کا احتمال نہ عن دلیل ہو، نہ بلادلیل، یعنی جو مفہوم متبادر ہے وہ متبین ہی نہیں بلکہ متعین بھی ہو، خواہ حد ذاتہٖ متعین ہو، یا متکلم اپنی مراد بتا کر متعین کردے۔ یا استفسار پر صحیح مراد نہ بتانے سے متعین ہوجائے۔

فقہاء کے نزدیک صریح کا معنی یہ ہے کہ کلام، تکلم اور متکلم تینوں میں سے کسی میں ظاہر کے خلاف کا احتمال عن دلیل نہ ہو، خواہ بلادلیل ہو یا نہ ہو، یعنی متبادر ہے وہ متبین ہو، خواہ متعین ہو یا نہ۔ اس کے تحقق کی آٹھ صورتیں ہیں۔

کفر چونکہ دین کی بات کے انکار کو کہتے ہیں۔ اس لیے احتمالات کے تحقق کی مذکورہ ستائیس صورتیں کسی دینی بات میں بھی ہوسکتی ہیں، اور اس دینی بات کے انکار میں بھی، تو ستائیس کو ستائیس میں ضرب دینے سے احتمالات کے تحقق کی کل سات سو انتیس صورتیں نکلتی ہیں (ان 729 صورتوں کا نقشہ کتاب کے اخیر میں شامل ہے) ان تمام صورتوں میں سے صرف ایک صورت ایسی ہے جس میں متکلمین کے نزدیک بھی دین کی صریح بات کا انکار صریح و متعین طور پر ہوجاتا ہے اسی کو التزام کفر کہتے ہیں۔

چوبیس صورتوں میں فقہاء کے نزدیک دین کی صریح بات کا انکار صراحۃً ہوتا ہے اسی کو لزوم کفر سے تعبیر کرتے ہیں۔ فقہاء کے نزدیک لزوم کفر بھی تکفیر کے لیے کافی ہے۔ مگر متکلمین اس کے لئے لزوم کفر کو کافی نہیں مانتے، بلکہ التزامِ کفر کو ضروری قرار دیتے ہیں۔

افراد و اشخاص کے اختلاف سے بھی احتمالات کے تحقق میں اختلاف ہوجاتا ہے یعنی ممکن ہے کہ کسی فرد (زید) کے لحاظ سے احتمال خلاف دلیل ہو۔ کسی فرد (بکر) کے لحاظ سے بلادلیل اور کسی فرد (خالد) کے لحاظ سے عن دلیل ہو۔ مثلاً شوہر نے اپنی بیوی کو اَنْتِ بَرِیَّۃٌ کہا جو طلاق کے لیے الفاظِ کنایہ سے ہے۔ تو سننے والے تین طرح کے افراد ہوسکتے ہیں۔

(۱) ایک وہ شخص جسے مذاکرہ طلاق اور نیت کسی کی اطلاع نہیں تو اس کے حق میں اس جملے کے اندر طلاق نہ ہونے کا احتمال ناشی عن دلیل ہوگا (2) دوسرا وہ شخص جسے نیت کا علم تو نہیں مگر مذاکرۂ طلاق کی خبر ہے۔ تو اس کے حق میں اس جملے سے طلاق نہ ہونے کا احتمال بلادلیل ہوگا (3) تیسرا وہ شخص جس کو نیت طلاق کا علم ہوجائے تو اس کے حق میں اس جملے سے طلاق نہ ہونے کا احتمال بلادلیل بھی نہ ہوگا۔

کسی کلمہ گو کی طرف کفر کی نسبت اسی وقت ہوسکتی ہے جب قائل کی زبان سے کلمہ کفر سنا جائے یا بذریعہ تواتر قطعی خبر ملے۔ کسی چھپی ہوئی کتاب میں کسی بات کا ہونا اس کے متواتر ہونے کی دلیل نہیں۔ جس طرح افراد کے اختلاف سے احتمالات کے تحقق میں اختلاف ہوجاتا ہے۔ اسی طرح افراد و اشخاص کے اختلاف سے ضرورت و بداہت میں بھی اختلاف ہوسکتا ہے۔ لہٰذا ممکن ہے کہ کوئی دینی بات ایک شخص کی نظر میں ضروری و بدیہی ہو اور دوسرے کی نظر میں نظری، جس کا اثر حکم تکفیر پر بھی لازمی طور پر پڑے گا۔ اس لیے کبھی دین کی کسی بات کے انکار کرنے والے کی تکفیر کلامی بالاتفاق ہوگی۔ اور کبھی اس میں اختلاف ہوگا۔ تکفیر کلامی میں اختلاف ہونے کی تین صورتیں ہیں اور تیسری صورت کی چار شکلیں نکلتی ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ منکر کے نزدیک دینی بات میں ظاہر کے خلاف کا احتمال عن دلیل ہو نہ احتمال بلادلیل، اور منکر کی اس حالت کا علم کسی کو یقینی و حتمی ہو۔ یوں ہی منکر کے انکار میں کسی کے نزدیک خلاف ظاہر کا احتمال عن دلیل ہو نہ احتمال بلادلیل، تو اس شخص پر ایسے منکر کی تکفیر کلامی واجب ہوگی کہ اگر وہ شخص تکفیر نہ کرے تو حکم کفر خود اس سے متعلق ہوجائے گا۔ اور منکر کے نزدیک دینی بات میں ظاہر کے خلاف کا احتمال عن دلیل تو نہیں، مگر احتمال بلا

دلیل ہے یا احتمال بلا دلیل بھی نہیں، تو جس شخص کو منکر کی اس حالت کا علم بذریعہ سماع یا تواتر نہ ہو وہ ایسے منکر کی تکفیر کلامی نہ کرے گا۔ ایسے ہی جس شخص کے نزدیک اس منکر کے انکار میں ظاہر کے خلاف کا احتمال بلا دلیل ہو وہ بھی اس کی تکفیر کلامی نہ کرے گی۔

تاویل: لفظ سے ظاہر کے خلاف مراد لینے کو تاویل کہتے ہیں۔ اس کی تین قسمیں ہیں

(1) باطل ومتعذر (2) فاسد وبعید (3) صحیح وقریب

جس مقام پر خلاف ظاہر کا احتمال بلا دلیل ہو وہاں تاویل باطل ومتعذر ہوگی۔ اور جس مقام پر خلاف ظاہر کا احتمال بلا دلیل ہو وہاں تاویل باطل ومتعذر بھی ہو سکتی ہے اور فاسد وبعید بھی اور جس مقام پر ظاہر کا احتمال عن دلیل ہو وہاں تاویل باطل ومتعذر بھی ہو سکتی ہے، فاسد وبعید بھی اور صحیح وقریب بھی۔ پھر جس طرح ظاہر کے خلاف کا احتمال خلاف دلیل، بالاتفاق غیر معتبر ہے اسی طرح تاویل باطل ومتعذر بھی بالاتفاق غیر معتبر ہے اور جس طرح ظاہر کے خلاف کا احتمال بلا دلیل کی صورت میں متکلمین توقف کرتے ہیں، اور فقہا اسے ناقابلِ اعتبار قرار دیتے ہوئے حکم لگا دیتے ہیں۔ اسی طرح تاویل فاسد وبعید کی صورت میں بھی متکلمین سکوت کریں گے اور فقہاء اسے غیر معتبر قرار دے کر حکم لگا دیں گے۔ ہاں جس طرح ظاہر کے خلاف کا احتمال عن دلیل بالاتفاق معتبر ہے اسی طرح تاویل صحیح وقریب بھی بالاتفاق معتبر ہوگی۔

مولوی قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی اور اشرف علی تھانوی نے اپنی اپنی کتابوں تحذیر الناس، براہین قاطعہ اور حفظ الایمان کی بعض عبارتوں میں دین کی صریح ویقینی باتوں کا صراحۃً ویقیناً انکار کیا ہے۔ جن میں تکلم، متکلم اور کلام کسی اعتبار سے بھی ظاہر کے خلاف کا احتمال عن دلیل یا بلا دلیل نہیں۔ یہ عبارتیں معنی کفر میں صریح ومتعین ہیں۔

لہٰذا ان کے تعلق سے جو تاویل بھی کی جائے وہ تاویل باطل ومتعذر ہوگی۔ جو بالاتفاق غیر معتبر ونا قابل قبول ہے۔ کیونکہ درحقیقت وہ تاویل نہیں تحریف ہے۔ تو جن کے نزدیک تحذیر الناس، براہین قاطعہ اور حفظ الایمان کی متنازع فیہ عبارتوں کے تعلق سے تکلم

متکلم اور کلام کسی اعتبار سے بھی ظاہر کے خلاف کا احتمال عن دلیل ہو، نہ بلا دلیل، ان پر مذکورہ چاروں افراد کی تکفیر یقینی، کلامی، اجماعی واجب ہوگی کہ اگر وہ ان افراد کی تکفیر نہ کرے تو حکم کفر خود اس سے متعلق ہو جائے گا۔ ہاں! جس کے نزدیک یہ تینوں امور متحقق نہیں، نہیں معلوم کہ ان لوگوں نے وہ عبارتیں لکھی ہیں، یا معلوم تو ہے مگر تواتر سے معلوم نہیں، تو اس کے نزدیک تکلم میں احتمال ہوگا۔ یوں ہی یہ کتابیں اُردو زبان میں ہیں اور وہ شخص اردو نہیں جانتا، یا معمولی اردو جانتا ہے، مگر چونکہ وہ عبارتیں علمی اصطلاعات واسلوب پر ہیں اس لئے وہ مطالب کی تہہ تک نہیں پہنچ سکا تو اس کے حق میں کلام میں احتمال ہوگا۔ لہٰذا ایسے شخص پر ان لوگوں کی تکفیر کلامی واجب نہیں کہ وہ تکفیر نہ کرے تو حکم کفر اس سے متعلق ہو جائے۔

لیکن یہ اس وقت ہے جب یہ نہ کہے کہ ان عبارتوں کو سمجھتا ہوں اور صحیح مانتا ہوں۔ کیونکہ ایسا کہنے کی صورت میں اس نے ضروریات دین کے خلاف متعین المعنی عبارتوں کا التزام خود کر لیا۔ تو اب وہ متعین المعنی عبارتیں خود اس کی بھی ہو گئیں۔ لہٰذا حکم کفر اس سے بھی متعلق ہو جائے گا۔ شاہ اسماعیل دہلوی کی بعض عبارتوں میں بھی دینی باتوں کا انکار ہے، جن میں تکلم اور متکلم کے اعتبار سے خلاف ظاہر کا احتمال عن دلیل موجود ہے نہ بلا دلیل، ہاں کلام کے اعتبار سے خلاف ظاہر کا احتمال بلا دلیل موجود ہے۔ اس لئے وہ عبارتیں فی حد ذاتہ معنی کفر میں متعین اور متکلمین کے بطور صریح نہیں، ہاں معنی کفر میں متعین اور عند الفقہاء صریح ہیں، اس لیے اس کا کفر کفر لزومی ہے التزامی نہیں، لہٰذا بطور فقہاء تو اس کی تکفیر ہوگی، اور بطور متکلمین اس کی تکفیر سے کف لسان کیا جائے گا۔

علامہ فضل حق علیہ الرحمہ وغیرہ نے شاہ اسماعیل دہلوی سے ان کی مراد پوچھی تھی۔ مگر وہ کوئی ایسا معنی بتانے سے عاجز وقاصر رہا جو کفری نہ ہو۔ اس لیے علامہ موصوف وغیرہ کے نزدیک وہ عبارتیں معنی کفر میں صرف متبین نہ رہ کر متعین ہو گئیں اور لزوم کفر سے التزام کفر ہو گیا۔ لہٰذا ان حضرات نے حکم شرع کے مطابق تکفیرِ کلامی کی۔

امام احمد رضا نے شاہ اسماعیل دہلوی کا زمانہ نہ پایا کہ اس سے اس کی مراد پوچھتے

اور علامہ کے استفسار پر شاہ اسماعیل کا جواب نہ دے سکنے اور عاجز وساکت رہنے کا علم، امام احمد رضا کو تواتر کے طور پر نہیں ہوا۔ صرف خبر واحد کے طور پر ہوا۔ اس لیے امام احمد رضا نے شاہ اسماعیل کی تکفیر کلامی نہیں کی۔ اور کفِ لسان فرمایا۔

ان اصولی بحثوں کے بعد بھی عام ذہنوں میں ایک سوال ابھرتا ہے کہ ائمہ اعلام کے ارشاد مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ (جو ایسے شخص کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے) میں لفظ مَنْ کے عموم کا تقاضا ہے کہ ہر شک کرنے والا حکم کفر کی زد میں ہو، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

اس سوال کا واضح جواب یہ ہے کہ کُفْرِهٖ میں ہ ضمیر کا مرجع ''منکر ضروریات دین'' ہے۔ تو اب مطلب یہ ہوا کہ جس شخص کے نزدیک کسی کا منکر ضروریاتِ دین ہونا قطعی ویقینی طور پر متحقق ہوجائے، پھر وہ اس کے کفر میں شک کرے تو وہ مَنْ کے مفہوم میں داخل ہوگا، اور وہ بھی بحکم شرع کافر، اور جس شخص کے نزدیک کسی کا منکر ضروریات دینی ہونا قطعی ویقینی نہ ہو، خواہ احتمال فی الکلام کی وجہ سے یا احتمال فی التکلم یا احتمال فی المتکلم کی وجہ سے، تو وہ مَن کے عموم میں داخل ہی نہیں کہ حکم کفر اس سے متعلق ہوسکے۔

یہ اس تفصیل کا اجمالی خاکہ ہے جو چوہتر صفحات میں پھیلی ہوئی اور چھتیس کتب کے حوالوں سے مزین ہے۔ ورق الٹیے اور حضرت مصنف کی تحقیق وتدقیق پر قربان جایئے کہ کس آسانی کے ساتھ اصولی انداز میں اس ''عقدۂ لاینحل'' کو حل فرمادیا ہے۔ راقم السطور کا کچھ کہنا استاذ کے حق میں شاگرد کی مدح سرائی کہلائے گی۔

مولا تعالیٰ ہم سب کو ایمان پر قائم ودائم رکھے اور حسن خاتمہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ حبیب رب العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وصحبہ اجمعین۔

کتاب کے تعلق سے "اطیب البیان" کے مقدمہ نگار جناب ڈاکٹر مولانا نوشاد عالم چشتی کی تاثراتی تحریر:-

حضرتُ مفتی صاحب قبلہ ______ سلام مسنون

خیریت طرفین مطلوب ___ آپ کا ارسال کردہ کتاب کا مسودہ بنام "اہل قبلہ کی تکفیر" موصول ہوا۔ پڑھ کر میں اس نتیجے پر پہنچا کہ اس کتاب کو بہت پہلے شائع ہوجانا چاہیئے تھا۔ کیونکہ اس سے تکفیر کے وہ مسائل جو علمائے دیوبند اور مولوی اسمٰعیل دہلوی سے متعلق ہیں۔ اور عرصے سے ذہنوں کے لیے باعثِ خلجان بنے ہوئے ہیں۔ بالکل حل ہوجاتے ہیں۔

انشاء المولیٰ میں اس پر تفصیل سے لکھوں گا۔ ذرا انتظار کی زحمت گوارا کریں۔

نوازش ہوگی

فقط والسلام

نوشاد عالمُ چشتی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ :

(۱) احتمال کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی صورتیں ہیں ؟ پھر کون سا احتمال معتبر ہے اور کون سا نہیں ؟

(۲) صریح کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں ؟

(۳) کفر کسے کہتے ہیں اور کفر فقہی و کلامی میں کیا فرق ہے ؟

(۴) کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کسی کے نزدیک کافر کلامی ہو اور کسی کے نزدیک نہ ہو ؟

(۵) تاویل کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں ؟ پھر کون سی تاویل کا اعتبار ہے اور کون سی تاویل کا اعتبار نہیں ؟

(۶) علمائے دیوبند کا کفر کلامی ہے یا فقہی ؟ وہ لوگ اپنی عبارتوں کی تاویل کرتے ہیں تو ان کی تاویلیں کیوں نہیں مانی جاتیں۔

(۷) اگر کوئی احتیاطاً علمائے دیوبند کو کافر نہ کہے تو اس کے لئے کیا حکم ہے ؟

(۸) مولوی اسماعیل دہلوی کا کفر فقہی ہے یا کلامی ؟ اگر کفر فقہی ہے تو علامہ فضل حق وغیرہ نے اس کے بارے میں کیسے لکھا ہے کہ "جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر" اور اگر اس کا کفر کلامی ہے تو اعلیٰ حضرت نے اس کی تکفیر کیوں نہیں کی ؟ کیا اس طرح اعلیٰ حضرت علامہ فضل حق کے فتوے کی زد میں نہیں آتے ؟ بینوا توجروا۔

الجوابُ

احتمال کے معنی اور اس کے اقسام

کسی شے سے ایک بات ظاہر ہو اور اس کے علاوہ اس میں کسی دوسری بات کی بھی صلاحیت ہو تو اس شے کو محتمل اور اس کی مذکورہ صلاحیت کو احتمال کہتے ہیں ــــ احتمال کی تین صورتیں ہیں (۱) خلاف دلیل (۲) بلا دلیل (۳) عن دلیل

فتاویٰ رضویہ کے حاشیہ میں ہے :

اذا اذعنّا بشئی فان لم یحتمل خلافہ اصلا کوحدانیۃ اللہ تعالیٰ وحقانیۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیقین بالمعنی الاخص وان احتمل احتمالا ناشیا لاعن دلیل کامکان ان یکون الذی نراہ زیدا جنّیا تشکل بشکلہ فب لمعنی الاعم ومثل ھذا الاحتمال لانظر

کسی چیز کا ایسا اعتقاد ہو کہ اس کے خلاف کا احتمال بالکل نہ ہو جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت، تو یہ اعتقاد یقین بالمعنی الاخص کہلاتا ہے۔ اور خلاف کا احتمال بلا دلیل ہو جیسے یہ امکان کہ جس شخص کو ہم زید کی شکل میں دیکھ رہے ہیں ہو سکتا ہے کہ وہ در اصل زید نہ ہو بلکہ جن ہو جو زید کی شکل میں متشکل ہو کر آگیا ہو، تو یہ اعتقاد یقین بالمعنی الاعم کہلاتا ہے۔ ایسے

اليه اصلا ولا ينزل العلم عن درجة اليقين اما الناشي عن دليل فيجعله ظنا والكل داخل في الاذعان ـــ (ج ا ص ٦)

احتمال کا لحاظ نہیں ہوتا ہے، اور وہ یقین بالمعنی الاعم کا منافی نہیں ـــ ہاں جس اذعان واعتقاد میں اس کے خلاف کا احتمال عن دلیل ہو، وہ اذعان واعتقاد ظن ہوتا ہے۔ الغرض اعتقاد میں یقین بالمعنی الاخص یقین بالمعنی الاعم اور ظن تینوں داخل ہیں۔

توضیح میں ہے:

اعلم ان العلماء يستعملون العلم القطعي في معنيين احدهما ما يقطع الاحتمال اصلا كالمحكم والمتواتر۔ والثاني ما يقطع الاحتمال الناشي عن الدليل كالظاهر والنص والخبر المشهور (ص ۴۷)

اہل علم کے نزدیک علم قطعی کا اطلاق دو معنوں میں ہوتا ہے ○ جس میں اس کے خلاف کا احتمال بالکلیہ نہ ہو جیسے محکم ومتواتر ○ جیسے اس کے خلاف کا احتمال عن دلیل نہ ہو جیسے ظاہر ونص اور خبر مشہور۔

محل احتمال پھر احتمال کبھی کلام یعنی بولی میں ہوتا ہے ـــ کبھی تکلم یعنی بولنے میں ہوتا ہے اور کبھی متکلم یعنی بولنے والے میں ـــ تو محل کے اعتبار سے احتمال کے تحقق کی تین صورتیں ہوئیں:
○ کلام میں احتمال ○ تکلم میں احتمال ○ متکلم میں احتمال

○ کلام میں احتمال کا مطلب یہ ہے کہ اثبات ودلالت یعنی معنیٰ میں احتمال ہو جیسے ظاہر ونص میں اس کے برخلاف معنیٰ کا احتمال۔

○ تکلم میں احتمال کا مطلب یہ ہے کہ اسناد وثبوت میں احتمال ہو جیسے یہ احتمال کہ ممکن ہے راوی کی طرف سے حذف وزیادت ہو گئی ہو۔

○ متکلم میں احتمال کا مطلب یہ ہے کہ متکلم کے حالات وکیفیات میں احتمال ہو جیسے کلام سابق کو منسوخ کر دینے اور اس سے رجوع کر لینے کا احتمال۔ یا اکراہ یا نیند کی حالت میں کلام کرنے کا احتمال۔

اب اگر کہیں ظاہر کے برخلاف کسی دوسرے معنیٰ کا احتمال ہو، تو اس کی تین صورتیں

ہیں ـــ (الف) کلام، تکلم اور متکلم تینوں میں ایک ہی قسم کا احتمال ہو ـــ (ب) دو میں ایک قسم کا احتمال ہو اور تیسرے میں دوسری قسم کا احتمال ـــ (ج) تینوں میں الگ الگ قسم کے احتمالات ہوں۔

تینوں میں ایک ہی قسم کا احتمال ہو تو اس کے تحقق کی تین صورتیں ہیں:

(۱) کلام، تکلم اور متکلم تینوں میں احتمال خلاف دلیل ہو۔
(۲) کلام، تکلم اور متکلم تینوں میں احتمال بلا دلیل ہو۔
(۳) کلام، تکلم اور متکلم تینوں میں احتمال عن دلیل ہو۔

دو میں ایک قسم کا احتمال ہو اور تیسرے میں دوسری قسم کا احتمال، تو اس کے تحقق کی اٹھارہ صورتیں ہیں۔

○ کلام وتکلم میں احتمال خلاف دلیل ہو ـــ متکلم میں عن دلیل ہو
○ کلام ومتکلم میں احتمال خلاف دلیل ہو ـــ تکلم میں عن دلیل ہو
○ تکلم ومتکلم میں احتمال خلاف دلیل ہو ـــ کلام میں عن دلیل ہو
○ کلام وتکلم میں احتمال خلاف دلیل ہو ـــ متکلم میں بلا دلیل ہو
○ کلام ومتکلم میں احتمال خلاف دلیل ہو ـــ تکلم میں بلا دلیل ہو
○ تکلم ومتکلم میں احتمال خلاف دلیل ہو ـــ کلام میں بلا دلیل ہو
○ کلام وتکلم میں احتمال بلا دلیل ہو ـــ متکلم میں عن دلیل ہو
○ کلام ومتکلم میں احتمال بلا دلیل ہو ـــ تکلم میں عن دلیل ہو
○ تکلم ومتکلم میں احتمال بلا دلیل ہو ـــ کلام میں عن دلیل ہو
○ کلام وتکلم میں احتمال بلا دلیل ہو ـــ متکلم میں خلاف دلیل ہو
○ کلام ومتکلم میں احتمال بلا دلیل ہو ـــ تکلم میں خلاف دلیل ہو
○ تکلم ومتکلم میں احتمال بلا دلیل ہو ـــ کلام میں خلاف دلیل ہو
○ کلام وتکلم میں احتمال عن دلیل ہو ـــ متکلم میں بلا دلیل ہو
○ کلام ومتکلم میں احتمال عن دلیل ہو ـــ تکلم میں بلا دلیل ہو

- تکلم و متکلم میں احتمال عن دلیل ہو — کلام میں بلا دلیل ہو
- کلام و تکلم میں احتمال عن دلیل ہو — متکلم میں خلاف دلیل ہو
- کلام و متکلم میں احتمال عن دلیل ہو — تکلم میں خلاف دلیل ہو
- تکلم و متکلم میں احتمال عن دلیل ہو — کلام میں خلاف دلیل ہو

اور تینوں میں الگ الگ قسم کے احتمالات ہوں تو اس کے تحقق کی چھ صورتیں ہیں۔

- کلام میں احتمال خلاف دلیل ہو ـــــ تکلم میں عن دلیل ہو ـــــ متکلم میں بلا دلیل ہو
- کلام میں احتمال بلا دلیل ہو ـــــ تکلم میں خلاف دلیل ہو ـــــ متکلم میں عن دلیل ہو
- کلام میں احتمال عن دلیل ہو ـــــ تکلم میں بلا دلیل ہو ـــــ متکلم میں خلاف دلیل ہو
- متکلم میں احتمال خلاف دلیل ہو ـــــ تکلم میں عن دلیل ہو ـــــ کلام میں بلا دلیل ہو
- متکلم میں احتمال بلا دلیل ہو ـــــ تکلم میں خلاف دلیل ہو ـــــ کلام میں عن دلیل ہو
- متکلم میں احتمال عن دلیل ہو ـــــ تکلم میں بلا دلیل ہو ـــــ کلام میں خلاف دلیل ہو

اس طرح احتمالات کے تحقق کی کل ستائیس صورتیں ہوئیں۔

احتمال خلاف دلیل درحقیقت احتمال نہیں بلکہ زعم زاعم کے لحاظ سے اس پر احتمال کا اطلاق کر دیا جاتا ہے۔ اس لیے جس طرح فقہاء کرام کے نزدیک اس احتمال کا اعتبار نہیں، اسی طرح متکلمین عظام کے نزدیک بھی اس احتمال کا اعتبار نہیں۔

فواتح الرحموت میں ہے۔

عدم احتمال الانصراف ولو مرجوحًا و هو الیقین بالمعنی الاخص وهو المراد فی الاعتقادیات ـــــ (ص ۲۲۲)

خلاف کا احتمال مرجوح بھی نہ ہو تو یقین بالمعنی الاخص ہے اور اعتقادیات میں یہی یقین درکار ہے۔

احتمال بلا دلیل متکلمین کے نزدیک واقعۃً احتمال ہے۔ اس لئے ان کے نزدیک یہ احتمال معتبر ہے۔ اور فقہاء کے نزدیک اس پر احتمال کا اطلاق زعم زاعم کے لحاظ سے یا تجرید کے طور پر ہوتا ہے اس لئے ان کے نزدیک یہ احتمال معتبر نہیں ـــ

قمر الاقمار میں ہے:

واحتمال المجاز بدون ظهور القرینة لیس احتمالا ناشیا عن دلیل فلا ینفی القطعیة (ص ۱۸)

قرینہ ظاہر نہ ہو تو معنی مجازی کا احتمال عن دلیل نہیں اس لئے قطعیت کا منافی نہیں۔

اسی میں ہے:

احتمال الانصراف عن المعنی الموضوع له فهو ناش بلا دلیل فلا یعتبر۔ (ص ۷۲)

معنی موضوع لہ سے انصراف کا احتمال بلا دلیل ہے اس لئے اس کا اعتبار نہیں۔

نور الانوار میں ہے:

هو احتمال غیر ناش من دلیل فلا یعتبر (ص ۹)

یہ احتمال بلا دلیل ہے اس لئے معتبر نہیں۔

فواتح الرحموت میں ہے:

المعنی الاعم وهو الذی لا یحتمل المقابل احتمالا ناشیا عن دلیل وبعد التبادر فاحتمال عدم الارادة کاحتمال التاویل فی النص فلا اعتداد به ـــ (ص ۳۳)

یقین بالمعنی الاعم کا مطلب یہ ہے کہ اسمیں برخلاف معنی کا احتمال عن دلیل نہ ہو تو معنی ظاہر مراد نہ ہونے کا احتمال قابل قبول نہیں جیسے نص میں تاویل کا احتمال۔

تو احتمال بلا دلیل متکلمین کے نزدیک صراحت و تعین کا منافی ہے۔ ظہور و تبیین کا منافی نہیں۔ اس لیے یہ احتمال متکلم میں ہو تو علماء متکلمین کے نزدیک وہ متکلم ظاہر و متبیّن ہوگا۔ صریح و متعین نہیں ـــ اور یہ احتمال تکلم میں ہو تو علماء متکلمین کے نزدیک تکلم ظاہر و متبیّن ہوگا صریح و متعین نہیں ـــ اسی طرح یہ احتمال کلام میں ہو تو کلام ظاہر و متبیّن ہوگا، صریح و متعین نہیں۔ اس میں متکلم کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا ـــ ہاں متکلم سے اس کی مراد پوچھی جائے اور وہ اس احتمال بلا دلیل کو بھی اپنی مراد نہ بتلائے تو مان لیا جائے گا کہ اس نے ظاہر کی نیت کی ہے، اور کلام مفسر و متعین المراد ہو جائے گا۔

حاشیہ چلپی علی شرح المقاصد میں ہے:

لو لم یصدق مثلا عند سوالها فهو کافر عند الجمهور ـــ (ص ۵)

جو شخص مثلاً نماز کی فرضیت کے بارے میں پوچھے جانے پر اس کی تصدیق نہ کرے وہ جمہور کے نزدیک کافر ہوگا۔

شرح فقہ اکبر للعلی القاری میں ہے:

لولم یصدق لوجوب الصلوٰۃ وحرمۃ الخمر عند السوال کان کافرا۔ (ص ۲۰۲)

پوچھے جانے پر نماز کی فرضیت اور شراب کی حرمت کی تصدیق نہ کرے تو کافر ہوگا۔

صریح عند المتکلمین یعنی متکلمین کے نزدیک کلام کی صراحت کے لیے اس کا مفسر ہونا ضروری ہے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ یا تو نفس کلام ہی میں دوسرے معنی کا احتمال بلادلیل بھی نہ ہو۔ یا دوسرے معنی کا احتمال بلادلیل ہو تو متکلم عند السوال وہ احتمال نہ بتا سکے۔ محض ظاہر و نص ہونا کافی نہیں، کیونکہ ظاہر و نص میں تاویل کا احتمال بلادلیل باقی رہتا ہے۔ نور الانوار میں ہے۔

حکم النص وجوب العمل بالمعنی الذی وضع منہ مع احتمال تاویل کان فی معنی المجاز وھذا التاویل قد یکون فی ضمن التخصیص بان یکون عامًا یحتمل التخصیص وقد یکون فی ضمن غیرہ بان یکون خقیقۃ تحتمل المجاز.... ولما احتمل ھذا الاحتمال النص کان الظاھر الذی ھو دونہ اولی بان یحتملہ ولکن مثل ھذہ الاحتمالات لا تضر بالقطعیۃ۔ (ص ۹۰)

نص کا حکم یہ ہے کہ اس کے مطابق عمل کرنا واجب ہوگا۔ مگر جس طرح لفظ سے معنی حقیقی مراد لینے کی صورت میں مجازی معنی مراد لینے کا احتمال بلادلیل رہتا ہے اسی کے برخلاف معنی مراد لینے کا بھی احتمال بلادلیل رہے گا۔ اب اگر نص عام ہے تو اس میں تخصیص کا احتمال رہے گا اور نص حقیقت ہے تو مجاز کا احتمال رہے گا.... پھر جب احتمال بلادلیل نص میں رہتا ہے تو ظاہر میں بدرجہ اولیٰ رہے گا۔ یہ احتمال ظاہر و نص کے قطعی ہونے کا منافی نہیں ——

صریح عند الفقہاء ہاں! احتمال بلادلیل فقہاء کرام کے نزدیک معتبر نہیں ہے۔ تو ان کے نزدیک یہ احتمال صراحت و تعیین کا منافی نہیں ہوگا۔ اس لئے یہ احتمال مثلاً کلام میں ہو تو بھی فقہاء کرام کے نزدیک کلام صریح و متعین ہو جائے گا۔ اور متکلم کی نیت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا —— یعنی فقہاء کرام کے نزدیک کلام کی صراحت و تعیین کے لئے اس کا مفسر ہونا ضروری نہیں۔ ظاہر ہونا ہی کافی ہے کیونکہ ظاہر میں اس کے برخلاف معنی کا جو احتمال رہتا ہے

وہ احتمال بلادلیل ہے۔ اور احتمال بلادلیل فقہاء کے نزدیک معتبر نہیں۔

مجمع الانہر میں ہے:

الصریح ماکان ظاھر المراد لغلبۃ الاستعمال۔ (ص ۳۱۱)

صریح اس لفظ کو کہتے ہیں جو کسی معنی میں غالب الاستعمال ہونے کی وجہ سے ظاہر المراد ہو۔

فتح القدیر میں ہے:

ماغلب استعمالہ فی معنی بحیث یتبادر حقیقۃً او مجازًا صریح۔ (ص ،)

جس لفظ کا استعمال کسی معنی میں اسطرح غالب ہو جائے کہ اس سے وہی متبادر ہو تو صریح ہے خواہ حقیقت ہو یا مجاز۔

ہدایہ میں ہے:

انت طالق لایفتقر الی النیۃ لانہ صریح فیہ لغلبۃ الاستعمال ولو نوی الطلاق عن وثاق لم یدین فی القضاء لانہ خلاف الظاھر ویدین فیما بینہ وبین اللہ تعالیٰ لانہ نوی مایحتملہ ملتقطا۔ (ج ۲، ص ۹۰-۹۱)

صریح میں غلبۂ استعمال کی وجہ سے نیت کی ضرورت نہیں۔ اگر لفظ طلاق سے "قید دین سے رہائی" کی نیت کرے گا تو قضاءً نہیں مانا جائے گا۔ کیونکہ یہ نیت ظاہر کے خلاف ہے اور عند اللہ مقبول ہوگی کیونکہ معنی محتمل کی نیت کی ہے۔

رد المحتار میں ہے:

اما القاضی فلا یصدقہ یقضی علیہ لانہ خلاف الظاھر بلا قرینۃ۔ (ج ۲، ص ۱۵۱)

قاضی طلاق واقع ہونے کا حکم دے گا "قید دین [illegible] رہائی" مراد لینے کے سلسلہ میں شوہر کی بات نہیں مانے گا کیونکہ یہ معنی قرینہ کے بغیر ظاہر کے خلاف ہے۔

اسی میں ہے:

لیرجح جانب الطلاق فی کلامہ ظاھرا فلا یصدق فی الصرف عن

طلاق مراد نہ لینے کے سلسلہ میں شوہر کی بات نہیں مانی جائے گی کیونکہ یہ ظاہر کے خلاف ہے۔ شوہر

الظاهر فلذا وقع بها قضاء بلا توقف على النية كما في صريح الطلاق اذا نوى الطلاق عن وثاق۔ (ج ۴، ص ۳۰۱)

اس لفظ سے معنیٰ محتمل کی نیت کرے تو بھی قضاءً طلاق واقع ہو جائے گی۔ جیسے لفظ طلاق کی صورت میں "قید سے رہائی" مراد لینے کے باوجود طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

اعلام میں ہے:

اذا كان محتملا لمعان كان في بعضها اظهر حمل عليه وكذا ان استوت اووجد لاحدهما مرجح والارادة وعدمها لاشغل لنا بها۔ ملتقطا۔ (ص ۸)

لفظ چند معنوں کے محتمل ہوں اور کسی معنی میں زیادہ ظاہر ہو یا سب معانی متساوی ہوں اور کسی کے لئے وجہ ترجیح ہو تو اسی معنی پر محمول ہوگا۔ ہمیں ارادہ و عدم ارادہ سے سروکار نہیں ـــ

احتمال عن دلیل

متکلمین وفقہاء سب کے نزدیک واقعۃً احتمال ہے۔ اس لئے سب اس کا اعتبار کرتے ہیں ـــ لہٰذا یہ احتمال مثلاً کلام میں ہو تو بالاتفاق کلام صریح نہیں ہوگا۔ اور سب کے نزدیک متکلم کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

اگر ایں جا قرینه باشد که باو راجح تر اراده اضافت است قضاءً حکم طلاق کنند نظرا الی الظاهر والله يتولى السرائر اگر شوهر انکار آں اراده کند پس اورا مصدق دارند۔ وزن را مطلقه نانگارند۔ لکونه امینا فی الاخبار عن نفسه وقد اتی بما يحتمله كلامه۔ (ج ۵، ص ۶۰۸)

اگر کوئی ایسا قرینہ ہے جس سے اضافت مراد ہونا راجح ہو رہا ہے تو ظاہر کے اعتبار سے قضاءً طلاق کا حکم دیکر حقیقت اللہ کے سپرد کر دیں گے۔ ہاں شوہر قسم کھا کر ارادۂ اضافت کا انکار کر دے تو اس کی تصدیق کریں گے اور عورت کو مطلقہ نہیں قرار دیں گے۔ کیونکہ آدمی اپنے دل کی بات کا امین ہوتا ہے۔ اور وہ دل کی وہ بات بتا رہا ہے جس کا احتمال اس کے کلام میں موجود ہے۔

اس لئے مذکورہ بالا ستائیس صورتوں میں سے صرف ایک صورت ایسی ہے جس کا

اعتبار متکلمین نہیں کرتے ہیں اور وہ ان حضرات کے نزدیک صریح و متعین اور قطعی و جزمی ہونے کی منافی نہیں۔ یعنی جب کلام تکلم اور متکلم تینوں میں احتمال خلاف دلیل ہو۔ اور باقی چھبیس صورتوں کا یہ حضرات اعتبار کرتے ہیں۔ تو یہ چھبیس صورتیں ان حضرات کے نزدیک صریح و متعین اور قطعی و جزمی ہونے کی منافی ہیں۔

آٹھ صورتیں ایسی ہیں جن کا اعتبار فقہاء کرام نہیں کرتے ہیں۔ اور ان کے نزدیک صورتیں صریح و متعین اور قطعی و جزمی ہونے کی منافی نہیں۔ ایک تو وہی صورت جس کا متکلمین کے نزدیک اعتبار نہیں ہے۔ اور سات صورتیں یہ ہیں۔

- کلام، تکلم اور متکلم تینوں میں احتمال بلا دلیل ہو۔
- کلام و تکلم میں احتمال خلاف دلیل ہو ـــــ متکلم میں بلا دلیل ہو
- کلام و متکلم میں احتمال خلاف دلیل ہو ـــــ تکلم میں بلا دلیل ہو
- تکلم و متکلم میں احتمال خلاف دلیل ہو ـــــ کلام میں بلا دلیل ہو
- کلام و تکلم میں احتمال بلا دلیل ہو ـــــ متکلم میں خلاف دلیل ہو
- کلام و متکلم میں احتمال بلا دلیل ہو ـــــ تکلم میں خلاف دلیل ہو
- تکلم و متکلم میں احتمال بلا دلیل ہو ـــــ کلام میں خلاف دلیل ہو

فواتح الرحموت میں ہے:

مرادهم بالقطع الذى من قبيل القطع بالمعنى الاعم وهو الذى يقطع احتمالا ناشيا عن دليل يعد في العرف كلا احتمال۔ (ص ۵۲۴)

اس مقام پر قطعی سے مراد قطعی بالمعنی الاعم ہے عرفاً اس کے تعلق سے یہی کہا جاتا ہے کہ اس میں دوسرے معنی کا احتمال نہیں ہے۔ حالانکہ صرف احتمال عن دلیل نہیں ہوتا ہے۔

اسی میں ہے:

الاحتمال الناشى عن دليل هو المعتبر لا مجرد الاحتمال فافهم۔ (ص ۵۲۴)

احتمال عن دلیل ہی معتبر ہے۔ نہ کہ مجرد احتمال۔

نیز اسی میں ہے:

ان الظاهر قطعی عندنا بمعنی انه لا یحتمل خلافه ناشیا عن دلیل وان کان فیه مطلق الاحتمال۔ (ص ۵۷۴)

ہمارے نزدیک ظاہر کے قطعی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس میں برخلاف معنی کا احتمال عن دلیل نہیں رہتا ہے۔ خواہ مطلق احتمال موجود رہے۔

باقی انیس صورتوں کا اعتبار فقہاء کرام بھی کرتے ہیں۔ یعنی احتمالات کی یہ انیس صورتیں فقہاً کرام کے نزدیک بھی مانع صراحت وتعین ہیں۔

کفر چونکہ دین کی بات کے انکار کو کہتے ہیں اس لئے احتمالات کے تحقق کی یہ ستائیس صورتیں کسی دینی بات میں بھی ہو سکتی ہیں اور اس دینی بات کے انکار میں بھی ـــــ تو ستائیس کو ستائیس میں ضرب دینے سے احتمالات کے تحقق کی کل سات سو انتیس صورتیں ہوں گی۔ جس کا نقشہ مضمون کے اختتام پر ملاحظہ کیجئے۔

اب متکلمین کے نزدیک ان سات سو انتیس صورتوں میں سے صرف ایک صورت ایسی ہے جس میں دین کی صریح و یقینی بات کا انکار صراحۃً ویقیناً ہوگا یعنی اس دینی بات میں کلام، تکلم اور متکلم کسی اعتبار سے احتمال عن دلیل یا بلادلیل موجود نہ ہو۔ اسی طرح اس دینی بات کے انکار میں بھی کلام، تکلم اور متکلم کسی اعتبار سے احتمال عن دلیل یا بلادلیل موجود نہ ہو اسی کو التزام کفر کہتے ہیں[۱] ـــــ فقہاء کے نزدیک چونسٹھ صورتوں میں دین کی صریح و یقینی بات کا انکار صراحتاً ویقیناً متحقق ہوگا۔ جن میں سے ایک صورت تو وہی ہے جس میں متکلمین کے نزدیک دین کی صریح و یقینی بات کا انکار صراحتاً ویقیناً متحقق ہوتا ہے۔ ـــــ اور بقیہ ترسٹھ صورتیں وہ ہیں جن میں دینی بات یا دینی بات کے انکار میں کلام، تکلم اور متکلم کسی بھی اعتبار سے احتمال عن دلیل موجود نہیں مگر احتمال بلادلیل موجود ہو۔ اس کو لزوم کفر سے تعبیر کرتے ہیں[۲]۔

---

[۱]، [۲] تمہید الایمان منعدرجہ فتاویٰ رضویہ ج ۶، ص ۱۶۵ بعنوان خاتمہ تحقیق حکم کافر میں" میں ہے "تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کچھ اپنے رب کے پاس سے لائے ان سب میں ان کی تصدیق کرنا اور سچے دل سے ان کی ایک ایک بات پر یقین لانا ایمان ہے ...... اور معاذ اللہ ان میں کسی بات کا جھٹلانا اور اس میں ادنیٰ شک لانا کفر ......

باقی چھ سو پینسٹھ صورتوں میں متکلمین وفقہاء کسی کے مسلک پر بھی دین کی صریح و یقینی بات کا انکار صراحۃً ویقیناً متحقق نہ ہوگا۔ یعنی جن صورتوں میں دینی بات یا اسکے انکار میں کلام، تکلم اور متکلم کسی بھی اعتبار سے احتمال عن دلیل موجود ہو۔

افراد کے اختلاف سے احتمالات کے تحقق میں اختلاف

واضح رہے کہ یہ احتمالات افراد واشخاص کے لحاظ سے مختلف

(مہ کا بقیہ) پھر یہ انکار جس سے خدا بچائے اور سب مسلمانوں کو پناہ دے دو طرح ہوتا ہے۔ لزومی، التزامی ـــ التزامی یہ کہ ضروریات دین سے کسی شی کا تصریحاً خلاف کرے۔ یہ قطعاً اجماعاً کفر ہے اگرچہ نام کفر سے چڑھے اور کمال اسلام کا دعویٰ کرے۔ کفر التزامی کے یہی معنی نہیں کہ صاف صاف اپنے کافر ہونے کا اقرار کرتا ہو جیسا کہ بعض جہال سمجھتے ہیں۔ یہ اقرار تو بہت طوائف کفار میں بھی نہ پایا جائے گا۔ ہم نے دیکھا ہے بہتیرے ہندو، کافر کہنے سے چڑھتے ہیں۔ بلکہ اس کے یہ معنی کہ جو انکار اس سے صادر ہوا یا جس بات کا اس نے دعویٰ کیا وہ بعینہ کفر و مخالف ضروریات دین ہو جیسے طائفہ تائفہ کا وجود جن و شیطان وآسمان ونار وجنان ومعجزات انبیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام سے ان معنی پر کہ اہل اسلام کے نزدیک حضور ہادی برحق صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے متواتر ہیں انکار کرنا اور اپنی تاویلات باطلہ وتوہمات عاطلہ کو لے کر مرنا۔ ہرگز ہرگز ان تاویلوں کے شوشے انہیں کفر سے بچائیں گے نہ محبت اسلام وہمدردی قوم کے جھوٹے دعوے کام آئیں گے۔ اور لزومی یہ کہ جو بات اس نے کہی عین کفر نہیں، مگر منجر بکفر ہوتی ہے یعنی مآل سخن ولازم حکم کو ترتیب مقدمات وتتمیم تقریبات کرتے لے چلئے تو انجام کار اس سے کسی ضروری دین کا انکار لازم آئے جیسے روافض کا خلافت حقہ راشدہ خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر وامیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انکار کرنا کہ تضلیل جمیع صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی طرف مودی اور وہ قطعاً کفر۔ مگر انہوں نے صراحتاً اس لازم کا اقرار نہ کیا تھا بلکہ اس سے صاف تحاشی کرتے اور بعض صحابہ یعنی حضرات اہل بیت عظام وغیرہم چند اکابر کرام علی مولاہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کو زبانی دعووں سے اپنا پیشوا بتاتے اور خلافت صدیقی وفاروقی پر ان کے توافق باطنی سے انکار رکھتے ہیں۔ اس قسم کے کفر میں علمائے اہل سنت مختلف ہوگئے۔ جنہوں نے مآل مقال ولازم سخن کی طرف نظر کی حکم کفر دیا اور تحقیق یہ ہے کہ کفر نہیں بدعت وضلالت وگمراہی ہے والعیاذ باللہ رب العالمین۔ امام علامہ قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ شفا شریف میں فرماتے ہیں۔ من قال بالمآل لما یودی الیہ قولہ ویسوق الیہ مذهبہ کفرہ فکانهم صرحوا عندہ بما ادی الیہ قولهم ـ ومن لم یواخذهم بمآل قولهم ولا الزمهم بموجب مذهبهم لم یر اکفارهم قال لانهم اذا وقفوا علی هذا قالوا لانقول

ہوسکتے ہیں۔ یعنی ممکن ہے کہ کسی کے لحاظ سے احتمال خلاف دلیل ہو کسی کے لحاظ سے بلادلیل، اور کسی کے لحاظ سے عن دلیل[1]۔ مثلاً جس شخص کو نیت اور مذکرۂ طلاق کا علم نہ ہو اس کے حق میں "انتِ بریۃ" کے اندر کلام میں احتمال عن دلیل ہوگا۔ اور جس کو نیت کا علم تو نہیں مگر مذاکرۂ طلاق کا علم ہو، اس کے حق میں، کلام میں احتمال بلادلیل ہوگا۔ اور جس کو نیت طلاق کا علم ہوجائے، اس کے حق میں کلام میں احتمال بلادلیل بھی نہ ہوگا ــــ یونہی جس شخص کو قائل کے قول کا علم خبر واحد کے ذریعہ ہو اس کے حق میں تکلم میں احتمال عن دلیل ہوگا ــــ اور جس شخص کا ذریعۂ علم خبر مشہور ہو اس کے حق میں تکلم میں احتمال بلادلیل ہوگا ــــ اور جس شخص کا ذریعۂ علم خود اپنا سماع یا خبر متواتر[2] ہو اس کے حق میں تکلم میں احتمال بلادلیل بھی نہ ہوگا ــــــــ ایسے ہی جس باب میں اکراہ عذر ہے، اس باب میں متکلم کے مکرہ ہونے نہ ہونے، یا۔ جس باب میں نسخ و رجوع صحیح ہے، اس باب میں متکلم کے، کلام سابق کو منسوخ

(ص ۳۳ کا بقیہ) بالمآل الذی الزمنموہ لنا ونعتقد نحن وانتم انہ کفر بل نقول ان قولنا لا یؤول الیہ علی ما اصلناہ فعلیٰ ھذین الماخذین اختلف الناس فی اکفار اھل التاویل۔ والصواب ترک اکفارھم ــــــــ اور لزوم والتزام کی یہ اصطلاح امام احمد رضا کی اپنی ایجاد کردہ نہیں، نبراس میں ہے انہ قد تقرر فی الشرع ان التزام الکفر کفر لا لزومہ (ص ۱۲۸)، حاشیہ خیالی میں ہے اللزوم غیر الالتزام ولا کفر الا بالالتزام (ص ۹۸، ۹۹) فواتح الرحموت میں ہے ولما لزومھم تکذیب ما ثبت قطعا انہ دین محمدی فلیس کفرا وانما الکفر التزام ذلک (ج ۲ ص ۲۹۷)، اسی میں ہے والتزام الکفر کفر دون لزومہ (ج ۲ ص ۲۴۴) اسی کی ج ۱، ص ۱۴۵ میں ہے لزوم الکفر لیس بکفر بل التزامہ۔ فتاویٰ حدیثیہ میں ہے وضابطۃ الاعتقاد ان من اثبت لہ تعالیٰ ما ھو صریح فی النقص کفر وما ھو ملزوم للنقص لم یکفر لان الاصح ان لازم المذھب لیس بمذھب (ص ۲۰۰)۔

[1] مسلم الثبوت کی شرح فواتح الرحموت ج ۱، ص ۱۲، مطبوعہ پاکستان میں ہے والقطع یختلف باختلاف الاشخاص۔ ۱۲ منہ

[2] فواتح الرحموت ج ۲، ص ۲۱۶ میں ہے یجوز ان یکون المتواترات مختلفۃ بحسب قوم دون قوم فہذا متواتر عند من طالع کثرۃ الوقائع والاخبار..... المتواتر لا یوجب ان الکل عالمین بہ الا تری ان اکثر العوام لا یعلمون غزوۃ بدر اصلاً بل المتواتر انما یکون متواتراً عند من وصل الیہ اخبار تلک الجماعۃ وذلک بمطالعۃ الوقائع والاخبار والمخالفون لم یطالعوا الخ ۱۲ منہ۔

کردینے یا اس سے رجوع کرلینے کا علم جس شخص کو خبر مشہور و مستفیض کے ذریعہ ہو، اس شخص کے حق میں متکلم میں احتمال عن دلیل ہوگا۔ اور جس شخص کو یہ علم خبر واحد متصل کے ذریعہ ہو، اس کے حق میں احتمال بلادلیل ہوگا۔ اور جس شخص کو خبر واحد متصل کے ذریعہ بھی یہ علم نہ ہو، اس کے حق میں احتمال بلادلیل بھی نہ ہوگا۔

فتاویٰ حدیثیہ میں ہے:

لا یکفی فی الکفر بالانکار ان یقول لہ شخص او اشخاص لم یبلغوا اعدد التواتر ھذا واجب او حلال او حرام بل لا بد ان یتواتر عندہ ذلک فاذا تواتر عندہ کفر بالشک او الانکار (ص ۲۰۱)

ایک شخص یا عدد تواتر سے کم چند اشخاص ہی کسی کو یہ بتائیں کہ یہ چیز فرض یا حلال یا حرام ہے اور وہ نہ مانے تو کافر نہیں ہوگا کیونکہ کفر کے لئے بطور تواتر ثبوت ضروری ہے۔ ہاں کوئی بات کسی کے نزدیک بطور تواتر ثابت ہو پھر وہ شک یا انکار کرے تو کافر ہوجائے گا۔

اسی میں ہے

ان التصدیق بالمعلوم من الدین بالضرورۃ لا یشترط التصدیق بہ او ببعضہ تفصیلا الا لمن علمہ تفصیلا بان تواتر عندہ فلا بد من التصدیق بہ والا کان کافرا، واما ما لم یتواتر شئ منہ فیکفیہ التصدیق الاجمالی لما علمت من ان انکارہ قبل التواتر غیر کفر۔ (ص ۲۰۱)

ضروریات دین کی تصدیق کرنے میں یہ ضروری نہیں کہ تفصیلی طور پر تصدیق ہو۔ ہاں! جسے تفصیلی علم ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ تفصیلی طور پر تصدیق کرے ورنہ کافر ہوجائے گا۔ کیونکہ جو چیزیں تواتر کے طور پر ثابت نہیں ان سے متعلق اجمالی تصدیق کافی ہے۔ اسلئے کہ غیر متواتر کا انکار کفر نہیں۔

نشاط السکین کے حاشیہ میں ہے:

شرک امر عظیم ہے کسی کلمہ گو کی طرف اس کی نسبت کرنے کو یقین قطعی درکار..... اور حصول یقین کے دو ہی طریقے۔ یا تو کسی کی زبان سے خود اس کا اقرار سنیں.......یا بذریعہ تواتر قطعی نہ افواہ بازاری اس کا علم آیا ہو۔ (ص ۱۳۷)

شرح مقاصد کی عبارت "لا نزاع فی کفر اهل القبلة المواظب طول العمر علی الطاعات باعتقاد قدم العالم ونفی الحشر" پر علامہ چلپی کے حاشیہ میں ہے:

لعله اراد ان قدمه مع نفی الحشر کفر والا فقد ذهب کثیر من حکمآء الاسلام الی قدم بعض الاجسام والفحول من ارباب المکاشفة ذهبوا الی قدم العرش والکرسی دون سائر الافلاک فلا وجه للتکفیر الخ

شاید ان کی مراد یہ ہے کہ قدم عالم کا اعتقاد نفی حشر کے ساتھ ہو تو کفر ہے۔ ورنہ بہت سے حکمائے اسلام کا یہ مذہب رہا ہے کہ بعض اجسام قدیم ہیں۔ اسی طرح اکابر اہل مکاشفہ اس طرف گئے ہیں کہ افلاک تو نہیں مگر عرش اور کرسی قدیم ہیں اس کے پیش نظر اعتقاد قدم عالم باعث تکفیر نہیں۔

اس پر امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے:

الحاشیة المذکورة نقلت کلام السعد المذکور فی شرح المقاصد ثم عقبته بقولها ولعله اراد ان اعتقاد قدمه مع نفی الحشر کفر آه اقول ما اسمجه من تاویل وما اشنعه من تحویل وما مثله الا کمن له زجاجتان احداهما بیده وهو فی صبب والاخری موضوعة فوق علی حافة الصبب فتحدرت فخاف علیها فضربها بالتی فی یده لترجع فتصادمتا فتکسرتا وذلک انه جعل اعتقاد قدم العالم کفرا ان انضم الیه نفی الحشر فنفی الحشر ایضا لم یبق کفرا

مذکورہ حاشیہ میں پہلے، شرح مقاصد سے سعد الدین تفتازانی کی بات نقل کی ہے۔ اس کے بعد یہ عبارت لکھی ہے کہ "شاید ان کی مراد یہ ہے کہ قدم عالم کا اعتقاد نفی حشر کے ساتھ ہو تو کفر ہے" — اقول یہ کیسی قبیح تاویل کی ہے اور کس بری طرح عبارت کو دوسری طرف پھیرا ہے یہ تو بالکل ایسا ہے جیسے ڈھلوان مقام پر کھڑے کسی شخص کے پاس دو شیشیاں ہوں۔ ایک شیشی ہاتھ میں ہو اور دوسری ڈھلوان کے دوسرے کنارے اوپر رکھی ہوئی۔ اوپر والی شیشی پھسل کر نیچے گرنے لگے جس کے ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہو تو اس خیال سے کہ وہ اپنی جگہ واپس پہنچ جائے، ہاتھ والی شیشی سے اس میں مار دے۔ نتیجۃً دونوں شیشیاں

وان انضم الیه القول بقدم العالم لا یؤدی الی الاکفار کان ضم مالیس بکفر الی ما هو کفر لغوا والکلام یصان عن اللغو والاهمال فیؤل الی ان شیئا منهما لیس بکفر مالم یجتمعا..... وههنا لما فرض اعتقاد القدم غیر کاف وجب ان یکون نفی الحشر ایضا لا یکفی والا لغی الاول وهذا ضم ذمیم وظلم عظیم۔

قال والا فقد ذهب کثیر من حکمآء الاسلام الی قدم بعض الاجسام اھ **اقول** ان اراد المتفلسفة المدعیة للاسلام فلا یجدی وان اراد الحکماء الذین هم مسلمون وبضروریات الدین جمیعا مؤمنون فلیس منهم من یقول بقدم شیٔ غیر الله عزوجل **قال** والفحول من ارباب المکاشفة الخ **اقول** هذا باطل قطعا وحکایة بلا محکی عنه فلولا انه سها او شُبِّهَ له لکان فریة بلا مریة ومن هو من فحول ارباب المکاشفة

ٹکرا کر چکنا چور ہو جائیں کیونکہ انہوں نے قدمِ عالم کے اعتقاد کو اس شرط پر کفر قرار دیا کہ اس کے ساتھ نفی حشر کا بھی اعتقاد ہو، تو قدم عالم کے اعتقاد کے بغیر نفی حشر کا اعتقاد بھی کفر نہ رہا کیوں کہ تنہا یہ اعتقاد کفر کے لئے کافی ہو تو اس کے ساتھ غیر کفری اعتقاد کو ملانا لغو ہو جائے گا۔ حالانکہ کلام کو لغو اور اہمال سے بچایا جاتا ہے تو مآل یہ ہوگا کہ جب تک دونوں اعتقاد نہ ہوں، تنہا کوئی اعتقاد بھی کفر نہ ہو .... یہاں جب یہ مانا گیا کہ تنہا قدم عالم کا اعتقاد تکفیر کے لئے کافی نہیں تو ضروری ہوا کہ تنہا نفی حشر کا اعتقاد بھی کفر نہ ہو ورنہ قدم عالم کے اعتقاد کی شرط لغو ہو جائے گی اسلئے یہ انضمام نہایت بری اور ظلم عظیم ہے۔ **قال** بہت سے حکمار اسلام کا تو یہ مذہب رہا ہے کہ بعض اجسام قدیم ہیں **اقول** حکمائے اسلام سے مراد اگر اسلام کے مدعی فلاسفہ ہیں تو کوئی فائدہ نہیں۔ اور اگر تمام ضروریات دین پر ایمان رکھنے والے مسلمان حکمار مراد ہیں تو حاشا کوئی مسلمان حکیم ایسا نہیں جو اللہ عزوجل کے سوا کسی چیز کو قدیم مانتا ہو۔

قال:- اسی طرح اکابر اہل مکاشفہ اس طرف گئے ہیں کہ افلاک تو نہیں مگر عرش اور کرسی قدیم ہیں۔ **اقول** یہ قطعاً باطل اور محکی عنہ کے بغیر ہی

اشبع کلاما واکثر نطقا فی الحقائق
من الشیخ الاکبر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ وقد صرح بحدوث العالم
فی مواضع من الفتوحات ....
...... فھذا الناقل ان وجد
عن اناس ما توھم فھلا سماھم
ونقل کلامھم فان احتمل لتاویل
.... فذاک والا کان
مدسوسا علی من نسب الیہ
ومفتری علیہ، او صدر منہ فی
غلبۃ الحال بدون فھم ولا
اختیار، او تفوہ بہ فی بدایتہ
ثم تدارکہ ربہ بھدایتہ
وکل ذلک قد وقع وفیہ
حکایات یطول ذکرھا.......
فھذہ اربعۃ وجوہ فان لم
یکن شئ من ذلک بان کان
القول ثابتا عنہ وقد قالہ
قاصدا مختارا ولم یرجع عنہ
ولم یکن لہ تاویل صحیح ومنہ
ما للقوم من اصطلاح ولا
مشاحۃ فی الاصطلاح
لم یکن القائل بہ مسلما

حکایت ہے۔ اور قائل کو سہو یا شبہ ہوا ہو تو
بلاشبہ جھوٹ اور افترا ہے۔ اکابر اہل مکاشفہ
میں کون ہے جس نے حقائق کے سلسلہ میں
شیخ اکبر سے زیادہ کلام کیا ہو، وہ تو فتوحات
مکیہؔ کے متعدد مقامات پہ عالم کے حادث
ہونے کی صراحت کر رہے ہیں ....
اس ناقل کو جس بات کا وہم ہوا ہے یہ بات
اس کو کچھ لوگوں سے ملی تھی تو اس نے ان
لوگوں کا نام کیوں نہیں لکھا ؟ اور ان کی
عبارتیں کیوں نہیں نقل کیں ؟ تاکہ اگر تاویل
کا احتمال ہوتا...... تو ٹھیک ورنہ یہ مانا
جاتا کہ منسوب الیہ پر اس بات کا افترا کیا گیا
ہے۔ یا غلبۂ حال میں فہم و اختیار کے بغیر ان
سے اس کا صدور ہو گیا ہے یا یہ بات انہوں
نے ابتداءً کہی تھی پھر رب تعالیٰ نے ہدایت
دے کر اس کا تدارک کرا دیا ہے۔ یہ تمام صورتیں
واقع ہو چکی ہیں جس کے تعلق سے بے شمار
واقعات ہیں جن کا ذکر موجب طوالت ہوگا
...... تو یہ چار وجوہ ہوئے۔ اگر ان میں
سے کوئی وجہ نہ ہو یعنی قول ثابت ہو اور قائل
نے قصد و اختیار سے کہا ہو اور اس سے رجوع
نہ کیا ہو اور اس کی کوئی تاویل صحیح بھی نہ ہو
جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہر قوم کی الگ الگ

وان کان من اھل الکشف
الشیطانی غیر ان کلام
الاولیاء بحر عمیق لا
وصول لقعرہ الا لمثلھم
فمن ثبت ولایتہ قطعنا
ان لہ معنی لا نصل الی فھمہ
کالمتشابھات ومن احتمل
امرہ احتمالا ناشیا حکمنا
علی القول ووکلنا امر القائل
الی اللہ تعالیٰ وبہ التوفیق۔
(الفیوضات الملکیۃ
ص ۱۴۵،۴۴)۔

اصطلاح ہوتی ہے اور اصطلاح میں مناقشہ
نہیں ہوتا، تو قائل مسلمان نہیں ہوگا اگرچہ
شیطانی کشف کا حامل ہو۔ علاوہ ازیں اولیاء کرام
کا کلام وہ گہرا سمندر ہے جس کی تہ تک کوئی
انہیں جیسا ولی ہی پہنچ سکتا ہے۔ تو جن کی ولایت
ثابت ہے اُن کے بارے میں ہم یقین رکھیں گے
کہ ان کے نزدیک کوئی صحیح معنی ہے جو ہمارے
ادراک کی حد سے باہر ہے جیسے متشابہات
کے سلسلے میں ہم اعتقاد رکھتے ہیں اور جہاں
احتمال پیدا ہوگا قول پر حکم لگا کر قائل
کے معاملہ کو اللہ کے سپرد کر دیں گے
اور توفیق اسی کی طرف سے ہوتی ہے۔

پھر بہت ہی بسط و تفصیل کے ساتھ لفظ "قدیم" کے مختلف معانی اور ان کے احکام
بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے۔

وظھر لک بہ انہ انما یرید
تاویل کلام من نقل عنہ المحشی
القول بہ من فحول ارباب
المکاشفۃ علی فرض ثبوتہ
منھم ولذا قال لعل مرادھم
لا مرادہ، اعنی المحشی۔ والی
بتوجیہ لا یحتملہ کلامہ
ان المراد بھما العالم کلہ
اوالحدوث قبل الزمان۔

ہماری تقریر سے قارئین پر واضح ہو گیا ہوگا کہ
محشی نے اکابر اہل کشف سے جو قول نقل
کیا ہے، اس تقدیر پر کہ واقعی یہ قول اکابر
اہل کشف کا ہو، اس کی تاویل کرنا چاہی ہے
اس لئے یوں کہا ہے "شاید ان لوگوں کی
مراد یہ ہو"۔ یہ نہیں کہا ہے کہ "میری مراد یہ ہے"
اور اس تاویل کرنے میں محشی نے ایسی توجیہ کر دی
جس کا اُن کے کلام میں احتمال ہی نہیں۔ یعنی
عرش و کرسی سے مراد سارا عالم ہو یا قدیم سے مراد

فالتاویل لا ینفع المحشی کیف
وانہ یعارض کلام شرح العقائد
ومعلوم قطعاً ان کلامہ فی الحدوث
بالمعنی الاول ولاشک ان انکار
حدوث شیٔ من العالم بہذا المعنی
کفر وتکذیب کما صرح بہ العارف
آخرا ولا اجد عذرا فی ہذا للمحشی
الا ان یقال لعل بعض من لا یخاف
اللہ تعالیٰ دس ہذا فی کلامہ کما
فعلوہ بکثیر من عباد اللہ تعالیٰ
کما نقلہ سیدی العارف
باللہ الشعرانی فی الیواقیت و
الجواہر قال ودس علی انا
فی کتابی البحر المورود ....
فوقعت النسخۃ بید سیدی
النابلسی وہوا ومنتسخۃ
عنہا بید اہل المطبع کما وقع
ذلک فی الفتوحات المکیہ
وغیرہا وباللہ العصمۃ —
ولا یلزم منہ رفع الامان عن
الکتب الغیر المرویۃ بالقرآت
المتصلۃ فان المصیر الیہ
لرفع اعظم مفسدۃ عن رجل

زمانہ سے پہلے حادث ہونا ہو تو یہ تاویل محشی
کے حق میں سودمند نہیں کہ یہ تو شرح عقائد
کے کلام کا معارض ہو گیا۔ اور یہ بات یقینی
طور پر معلوم ہے کہ ان کی یہ گفتگو حادث
بالمعنی الاول میں ہے۔ اور شبہ نہیں کہ عالم
کے کسی بھی جز کے حادث بالمعنی الاول ہونے
کا انکار کفر وتکذیب ہے جیسا کہ عارف ہی نے
دوسرے مقام پر صراحت کی ہے۔ میرے
نزدیک محشی کے تعلق سے یہ کہنے کے سوا
کوئی عذر نہیں ہو سکتا کہ کسی خدا ناترس شخص نے
ان کے کلام میں یہ افترا کر دیا ہے۔ لوگوں نے
اس طرح کی حرکت اللہ کے بہت سے نیک
بندوں کے ساتھ کی ہے جیسا کہ سیدی عارف
باللہ شعرانی نے "الیواقیت والجواہر" میں اس
کی صراحت کی ہے اور فرمایا ہے "میری کتاب
"البحر المورود" میں کسی شخص نے مجھ پر افترا کر دیا
.... الغرض یہی الحاقی نسخہ سیدی
عبد الغنی نابلسی کو ملا، پھر یہی نسخہ یا اس سے
نقل شدہ نسخہ اہل مطبع کو ملا، جیسا کہ فتوحات
مکیہ وغیرہ کا حال ہوا ہے۔ اور اللہ ہی کی طرف
سے عصمت ہے — مگر اس کی وجہ سے
ان تمام کتابوں سے، جو متصل قرأتوں سے مروی
نہیں، امان اٹھ نہیں جاتا۔ کیونکہ یہ تاویل

معدود فی العلماء من باب من
ابتلی ببلیتین اختار اہونہما، بل ہذا
باب یحتاج الی الیقین فان الکلام
فیمن عرف بالاسلام بل والعلم
ولم یعرف ببدعۃ ولم یرم
بضلالۃ ولیس لنا بہذا القول
سند متصل الیہ شفاہا عن شفاہ
ولا علمنا اشتہار ہذا القول عنہ
فی عصرہ فاوخذ علیہ فحاول
الجواب او اختار السکوت
لیستدل بہذہ علی صحۃ
ہذا القول عنہ فلا یکتفی فیہ
بنقل واحد بوسائط لا نعلم
ولا یغنی اشتہار الطبع فان مستندہ
الی واحد مجہول وفوقہ
وسائط مجہولات نعم
تحسین الظن بالنقلۃ
یطلب الاعتماد فیکتفی بہ حیث
یکفی الظن لا یغنی عن الحق شیئاً
وتحسین الظن بہ اوجب
منہ بالنقلۃ المجاہیل
وقد نص الامام حجۃ الاسلام
الغزالی فی آفات اللسان

تو اس لئے کی گئی ہے کہ ایک ایسے شخص جن کا شمار
علماء میں ہوتا ہے، اُن سے اس عظیم خرابی (کفر)
کو دفع کیا جائے۔ تو یہ اس باب سے ہوا کہ جب
آدمی دو بلاؤں میں گھر جائے تو جو آسان ہو اسے
قبول کرے۔ بلکہ اس باب سے ہے جس میں
یقین درکار ہے کیونکہ گفتگو اُن کے تعلق سے
ہے جن کا مسلمان ہونا بلکہ عالم دین ہونا معلوم
ہے، بدعت وضلالت کی تہمت تک نہیں،
جبکہ اس قول کی کوئی ایسی سند نہیں جو لگاتار
متصل ہو، اور نہ ہی یہ معلوم کہ انکے زمانہ میں یہ قول
ان کی طرف منسوب ہو کر مشہور ہوا، جس پر
اُن سے مواخذے ہوئے اور انھوں نے جواب
دینے کی کوشش کی یا سکوت اختیار کر لیا۔ جس سے
ہم یہ استدلال کر سکیں کہ یہ قول انھیں کا ہے
— تو اس باب میں غیر معلوم واسطوں سے
کسی کا نقل کرنا کافی نہیں — رہا چھپ
کر مشہور ہو جانا تو یہ بھی کافی نہیں کیونکہ اس کا
مدار بھی ایسے غیر معلوم شخص واحد پر ہے جس نے
مجہول واسطوں سے نقل کیا ہے —
ہاں ناقلین سے متعلق حسن ظن اس بات کا
مقتضی ہے کہ ان پر اعتماد کیا جائے تو جہاں
ظن کار آمد ہے وہاں یہ کافی ہو گا۔ لیکن ایسا
شخص جو مذکورہ بالا صفات سے متصف ہو ان

من الاحياء "لا تجوز نسبة مسلم الى كبيرة من غير تحقيق نعم يجوز ان يقال قتل ابن ملجم عليا رضي الله تعالى عنه و ابو لؤلؤ عمر رضي الله تعالى عنه فان ذلك ثبت متواترا اه فاعرف و استقم والحمد لله رب العلمين. (الفیوضات الملکیہ ص۱۴۹، ۱۵۰)۔

کی تکفیر کے سلسلہ میں ظن قطعاً کافی نہیں۔ اور ایسے شخص سے متعلق حسن ظن رکھنا مجہول ناقلین سے متعلق حسن ظن رکھنے کی بہ نسبت زیادہ موکد ہے۔ حجۃ الاسلام امام غزالی نے "احیاء العلوم" کے "مذمت آفات لسان" کے بیان میں فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کی طرف بغیر تحقیق گناہ کبیرہ کی نسبت کر دینا جائز نہیں۔ ہاں یہ کہنا جائز ہے کہ ابن ملجم نے حضرت علی اور ابو لولؤ نے حضرت عمر کو قتل کیا ہے۔ کیونکہ یہ بات تواتراً ثابت ہے۔ تو سمجھو اور اسی پر قائم رہو تمام خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں جو دونوں جہان کا پروردگار ہے۔

فتاوی حدیثیہ میں ہے:

المعلوم بالضرورة من الشرع قسمان احدهما ما تعرفه الخاصة والعامة والثاني ما قد يخفى على بعض العوام، ولا ينافي هذا قولنا انه معلوم بالضرورة لان المراد من مارس الشرع يحصل علم منها ما يحصل به العلم الضروري بذالك وهذا يحصل لبعض الناس دون بعض

ضروریات شرع کی دو قسمیں ہیں:

(۱) جسے خواص وعوام سبھی جانتے ہوں۔

(۲) جو کبھی بعض عوام سے مخفی ہوتی ہیں ــــ اور بعض عوام سے مخفی ہونا ہمارے اس قول کا منافی نہیں کہ وہ معلوم بالضرورۃ ہے کیونکہ معلوم بالضرورت سے مراد یہ ہے کہ اہل علم اسے بدیہی کی طرح جانتے ہیں اور یہ صفت ممارست کی قلت وکثرت اور وجود و

بحسب الممارسة وكثرتها وقلتها اوعدمها۔ (ص۲۰۱)۔

عدم کے لحاظ سے کسی میں ہوتی ہے کسی میں نہیں۔

فتاوی رضویہ میں ہے:

التحقيق عندي ان الضرورة ههنا بمعنى البداهة وقد تقرر ان البداهة والنظرية تختلف باختلاف الناس فرب مسئلة نظرية منبنية على نظرية اخرى اذا تبين المبني عند قوم حتى صار اصلا مقررا وعلما ظاهرا فالاخرى التي لم تكن تحتاج في ظهورها الا الى ظهور الاولى تلتحق عندهم بالضروريات وان كانت نظرية في نفسها الا ترى ان كل قوس لم تبلغ ربعا تاما من اربعة ارباع الدور وجود كل القاطع والظل الاول لها بديهي عند المهندس لا يحتاج اصلا الى اعمال نظر وتحريك فكر بعد ملاحظة المصادرة المشهورة المسلمة المقررة وان كان هو والمصادرة كلاهما نظريين في انفسهما هكذا حال ضروريات الدين (ج۱ ص۲)۔

میرے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ ضرورت یہاں بداہت کے معنی میں ہے اور یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ بداہت و نظریت اشخاص کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہیں۔ بسا اوقات کوئی نظری مسئلہ دوسرے نظری مسئلہ پر مبنی ہوتا ہے مگر جب کسی جماعت کے نزدیک وہ مبنیٰ روشن ہو کر مسلمہ قاعدہ اور بدیہی اصول کی صورت اختیار کر لیتا ہے تو پھر وہ مسئلہ جو اس پر مبنی ہوتا ہے وہ بھی بدیہیات سے ملحق ہو جاتا ہے اگرچہ فی نفسہ نظری ہو۔ چنانچہ اہل ہندسہ مشہور ومسلم اور مانے ہوئے مصادرہ کو ملاحظ کرنے کے بعد ہر اس قوس کے لئے ظل اول اور قاطع کے وجود کو بدیہی کہتے ہیں جو دائرہ کی پوری چوتھائی کے برابر نہ ہو۔ ان کے نزدیک اس کے لئے نظر وفکر کو کام میں لانے کی قطعی ضرورت نہیں۔ اگرچہ فی نفسہ یہ مسئلہ اور وہ مصادرہ دونوں ہی نظری ہیں یہی حال ضروریات دین کا بھی ہے۔

رد المحتار میں ہے:

فساد الحج بالوطؤ قبل الوقوف

وقوف عرفہ سے قبل وطی کر لینے سے حج کا فاسد

واعطاء السدس الجدة ونحوه اي مما لا يعرف كونه من الدين الا الخواص (ج ۲، ص ۵)۔

ہو جانا اور میت کے ترکہ سے دادی کو چھٹا حصہ دیا جانا ایسی دینی باتیں ہیں جنہیں صرف خواص جانتے ہیں۔

بالاتفاق تکفیر کلامی جزمی کی صورت

لہٰذا اب اگر کوئی شخص کسی دینی بات کا بظاہر منکر ہو ـــــ اور وہ دینی بات ایسی ہو کہ اس میں بالاتفاق، کلام، تکلم، متکلم کسی اعتبار سے خلاف کا احتمال بلادلیل بھی موجود نہیں ـــــ یونہی وہ انکار بھی ایسا ہے کہ اس میں بالاتفاق کلام، تکلم، متکلم کسی اعتبار سے خلاف کا احتمال بلادلیل بھی موجود نہیں تو بالاتفاق دین کی صریح ویقینی بات کا انکار فقہا و متکلمین سب کے مسلک پر صراحۃً ویقیناً ہوگا اور منکر کی تکفیر فقہا و متکلمین سب کے مسلک پر ہوگی۔ یہاں تک کہ جو ایسے منکر کی تکفیر نہ کرے گا خود کافر ہو جائے گا۔

شرح عقائد کے حاشیہ چلپی میں ہے:

اي فيما اشتهر كونه من الدين بحيث يعلمه العامة بلا دليل كوحدة الصانع ووجوب الصلوٰة وحرمة الخمر حتى لو لم يصدق بوجوب الصلوٰة مثلا عند سوالها عنها فهو كافر عند الجمهور (ص

جو دینی باتیں اس طرح مشہور ہیں کہ عام لوگ بھی بداہتہً جانتے ہیں جیسے صانع عالم کا ایک ہونا، نماز کی فرضیت اور شراب کی حرمت، ایمان کے لیے ان باتوں کی تصدیق ضروری ہے یہاں تک کہ کسی شخص سے مثلاً نماز کی فرضیت کے بارے میں پوچھا جائے اور وہ تصدیق نہ کرے تو جمہور کے نزدیک کافر ہوگا۔

فتاویٰ حدیثیہ میں ہے:

القسم الاول (من ضروريات الدين) من انكره من العوام والخواص فقد كفر لانه كالمكذب للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم في بعض خبره

خواص ہوں یا عوام ضروریات دین کی پہلی قسم کے انکار کا مرتکب جو بھی ہو کافر ہو جائے گا کیونکہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلانے کے مترادف ہے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کی

ومن هذا القسم انكار وجوب الصلوة والصوم والزكوة والحج ونحوها وتخصيص رسالته صلى الله تعالى عليه وسلم ببعض الناس فمن قال ذلك فلا شك في كفره وان اعترف بانه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لان عموم رسالته الى جميع الناس مما يعلمه الخواص والعوام

فرضیت کا انکار یا رسالت محمدی کی بعض افراد انسانی کے ساتھ تخصیص اسی قبیل سے ہے۔ لہٰذا اس کا مرتکب بلاشبہ کافر ہوگا۔ اگرچہ وہ اس بات کا اعتراف کرتا ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہیں کیونکہ آپ کی رسالت کا تمام انسانوں کے لئے عام ہونا خواص وعوام سب کے نزدیک ضروریات دین سے ہے۔

اشباہ ونظائر میں ہے:

اذا لم يعرف محمدا صلى الله عليه وسلم آخر الانبياء فليس بمسلم لانه من الضروريات (ص ۲۳۷)۔

جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہ مانے وہ مسلمان نہیں کیونکہ آپ کا آخری نبی ہونا دین کا ضروری مسئلہ ہے۔

رد المحتار میں ہے:

لا خلاف في كفر المخالف في ضروريات الاسلام وان كان اهل القبلة المواظب طول العمر على الطاعات۔ (ج ۴ ص ۳۷۷)۔

ضروریات اسلام کا خلاف کرنے والے کی تکفیر میں کسی کا اختلاف نہیں ہے، خواہ وہ مخالف پوری زندگی عبادت میں گذارنے والا اہل قبلہ ہی ہو۔

کلیات ابوالبقاء میں ہے:

خرق الاجماع القطعي الذي صار من ضروريات الدين كفر ولا نزاع في اكفار منكر شيء من ضروريات الدين (ص ...

جو اجماع قطعی ضروریات دین سے ہے اس کا منکر کافر ہے دین کے کسی بھی ضروری امر کا انکار کرنے والے کی تکفیر میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔

اشباع الحق على الخلق میں ہے:

اجماع الامة على تكفير من خالف

ضروریات دین کے منکر کی تکفیر پر امت کا

الدین المعلوم بالضرورة والحکم بردته ان کان تدخل فیه قبل خروجه منه (ص ۱۵۵)

اجماع ہے اگر منکر پہلے مسلمان ہو تو اب مرتد ہو جائے گا۔

شرح التحریر میں ہے:

لاخلاف فی تکفیر المخالف فی ضروریات الاسلام من حدوث العالم وحشر الاجساد ونفی العلم بالجزئیات وان کان من اھل القبلة المواظب طول العمر علی الطاعات وکذا المتلبس بشئ من موجبات الکفر ینبغی ان یکون کذا بلاخلاف۔

ضروریات اسلام جیسے حدوث عالم حشر اجساد اور خدا کے لئے جزئیات کا علم کے منکر کی تکفیر میں سب کا اتفاق ہے اگرچہ منکر اہل قبلہ اور زندگی بھر کا عبادت گذار رہا ہو۔ یونہی وہ بھی بالاتفاق کافر ہے جو کسی موجب کفر کا مرتکب ہو۔

شامی میں ہے:

ما کان من ضروریات الدین وھو ما یعرفه الخواص والعوام انه من الدین کوجوب اعتقاد التوحید والرسالة و الصلوٰت الخمس ویکفر منکره۔ (ج ۲، ص ۵)۔

ضروریات دین یعنی جنہیں خواص و عوام سبھی دین کی بات جانتے ہوں، جیسے توحید و رسالت کا اعتقاد، نماز پنجگانہ کی فرضیت یا اس طرح کے اور جو مسائل ہیں۔ ان کا منکر کافر ہے۔

شفاء اور اس کی شرح میں ہے:

وحکمه فی الدنیا عند الامة ای جمیع الائمة القتل ومن شك فی کفره فی الدنیا وعذابه فی العقبی کفر و لحق به (ج ۴، ص ۳۳۸)۔

ساری امت کے نزدیک ضروریات دین کے منکر کا دنیاوی حکم قتل ہے اور جو ایسے منکر کے دنیا میں کافر اور آخرت میں عذاب الٰہی کا مستحق ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

تکفیر کلامی جزمی میں اختلاف کی پہلی صورت

اور اگر وہ دینی بات ایسی ہے کہ اس میں بالاتفاق کلام، تکلم، متکلم کسی اعتبار سے خلاف کا احتمال بلا دلیل بھی موجود نہیں ــــ اور انکار ایسا ہے کہ اس میں بعض کے

نزدیک احتمال بلا دلیل موجود نہیں۔ اور بعض کے نزدیک احتمال بلا دلیل موجود ہے، تو جس کے نزدیک انکار میں احتمال بلا دلیل بھی موجود نہیں، اس کے نزدیک فقہاء و متکلمین سب کے مسلک پر دین کی صریح و یقینی بات کا انکار صراحۃً و یقیناً ہوگا۔ اس لئے وہ فقہاء و متکلمین سب کے مسلک پر منکر کی تکفیر کرے گا۔ یہاں تک کہ اگر وہ تکفیر نہ کرے گا تو خود کافر ہو جائے گا ــــ

اور جس کے نزدیک احتمال بلا دلیل موجود ہے، اس کے نزدیک صرف فقہاء کے مسلک کے مطابق دین کی صریح و یقینی بات کا انکار صراحۃً و یقیناً متحقق ہوگا۔ اس لئے وہ فقہاء کے مسلک کے مطابق منکر کی تکفیر کرے گا۔ متکلمین کے مسلک کے مطابق دین کی صریح و یقینی بات کا انکار صراحۃً و یقیناً متحقق نہ ہوگا۔ اس لئے وہ متکلمین کے مسلک کے مطابق منکر کی تکفیر نہ کرے گا۔ یعنی اگر وہ منکر کی تکفیر نہ کرے تو حکم کفر خود اس سے متعلق نہیں ہوگا۔

منح الروض شرح فقہ اکبر میں ہے:

عدم التکفیر مذھب المتکلمین والتکفیر مذھب الفقھاء فلا یتحد القائل بالنقیضین (ص ۱۸۹، ۱۹۰)

تکفیر کرنا فقہا کا مسلک ہے اور تکفیر نہ کرنا متکلمین کا مسلک تو ایک ہی شخص دونوں نقیضوں کا قائل نہیں ہوا۔

نبراس میں ہے:

عدم التکفیر مذھب الشیخ الاشعری واتباعه من علماء الاسلام وھو المروی فی الملتقط عن الامام الاعظم والتکفیر مذھب الفقھاء فلا اشکال لعدم اتحاد القائل بالنقیضین (ص ۳۴۲)۔

تکفیر کرنا فقہا کا مسلک ہے اور تکفیر نہ کرنا شیخ ابو الحسن اشعری اور ان کے ماننے والے علماء اسلام کا مسلک۔ ملتقط میں امام اعظم سے یہی مروی ہے لہذا کوئی اشکال نہیں کیونکہ ایک ہی شخص دونوں نقیضوں کا قائل نہیں۔

شرح شفا للملا علی القاری میں ہے:

وکیف یصح قوله "من شك فی کفره وعذابه کفر" مع ذکر الخلاف فیه۔ (ج ۴ ص ۳۳۸)۔

جس کے کفر میں اختلاف ہو اس کے تعلق سے یہ کہنا کیسے صحیح ہوگا کہ "جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے"۔

المعوت الاحمر میں ہے:

آپ عبارت صراط مستقیم کو پوچھتے ہیں کہ اگر وہ متعین ہوتی تو آپ کس انداز سے اس عبارت کو ادا فرماتے؟ جی اسی طرز سے جس سے امام اہل سنت و تمام علمائے حرمین طیبین نے خیابان نانوتوی و گنگوہی اور آپ تھانوی صاحبان کی تکفیر فرمائی کہ وہ قطعاً یقیناً کافر مرتد مرتد مرتد اور جو ان کو مسلمان جانے بلکہ ان کے کفر میں شک کرے، وہ بھی کافر کافر (ص ۳۷)۔

تکفیر کلامی جزمی میں اختلاف کی دوسری صورت!

اور اگر وہ دینی بات ایسی ہے کہ اس میں دوسروں کے نزدیک تو احتمال بلا دلیل موجود ہے، مگر منکر کے نزدیک موجود نہیں —— اور انکار ایسا ہے کہ اس میں بالاتفاق احتمال بلا دلیل بھی موجود نہیں —— تو جس شخص کو منکر کے نزدیک اس دینی بات میں احتمال بلا دلیل بھی موجود نہ ہونے کا علم اپنے سماع یا تواتر سے ہو اس شخص کے نزدیک منکر فقہاء و متکلمین سب کے مسلک پر دین کی صریح و یقینی بات کے انکار کا مرتکب صراحۃً و یقیناً ہوگا اس لئے فقہاء و متکلمین سب کے مسلک پر اس کی تکفیر ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ شخص تکفیر نہ کرے تو حکم کفر خود اس سے متعلق ہوگا ——— اور جس شخص کو منکر کے نزدیک اس دینی بات میں احتمال بلا دلیل بھی موجود نہ ہونے کا علم مثلاً خبر مشہور کے ذریعہ ہو اس کے نزدیک منکر صرف فقہاء کے مسلک کے مطابق دین کی صریح و یقینی بات کے انکار کا مرتکب صراحۃً و یقیناً ہوگا، اس لئے فقہاء کے مسلک کے مطابق منکر کی تکفیر ہوگی۔ متکلمین کے مسلک کے مطابق دین کی صریح و یقینی بات کے انکار کا مرتکب صراحۃً و یقیناً نہیں ہوگا، اس لئے متکلمین کے مسلک کے مطابق منکر کی تکفیر نہیں ہوگی۔ یعنی وہ اگر منکر کی تکفیر نہ کرے تو حکم کفر خود اس سے متعلق نہ ہوگا۔

الاعلام بقواطع الاسلام میں ہے:

ورد حدیثه صلی الله علیه وسلم ان کان من حیث السند فلا کفر به مطلقا او من حیث نسبته له صلی الله

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی تردید اگر سند کی جہت سے ہے تو مطلقاً کفر نہیں۔ آپ کا ارشاد ہونے کی جہت سے ہو تو

علیه وسلم کفر مطلقاً کما هو ظاهر فیهما۔

المعتمد المستند میں ہے:

فمن رد حدیث احاد صحیحاً بل ولو ضعیفا بل ولو ساقطا بل ولو موضوعا زعما منه انه کلامه صلی الله تعالی علیه وسلم فیرده قاصدا رد خبره صلی الله تعالی علیه وسلم فانه یکفر قطعا بقصده السیئ فمناط الکفر هذا وان لم یکن الخبر خبره صلی الله تعالی علیه وسلم۔ (ص ۱۵۸)۔

اسی میں ہے:

وان کان الحدیث احادا ولو ضعیفا بل ولو ساقطا بل ولو موضوعا کما قدمنا لان المناط هو تکذیبه بزعمه قول رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم وان لم یکن ما زعمه قول رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم قوله صلی الله تعالی علیه وسلم فی الواقع وهذا ظاهر جدا۔ (ص ۲۲۱)۔

رد المحتار میں ہے:

واما ما لم یبلغ حد الضرورة کاستحقاق بنت الابن السدس

مطلقاً کفر ہے۔ دونوں ہی باتیں واضح ہیں

جس نے کسی بات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سمجھتے ہوئے، قصداً تردید کی تو اگرچہ وہ بات باصطلاح محدثین صحیح خبر واحد ہی ہو، بلکہ ضعیف ہی ہو، بلکہ ساقط ہی ہو، بلکہ موضوع ہی ہو، تردید کرنے والا اپنی اس بری نیت کی وجہ سے حتماً کافر ہو جائے گا۔ تو مدار کفر یہ ہوا کہ اس نے اپنی سمجھ میں حضور کے ارشاد کا رد کیا۔ خواہ نفس الامر میں وہ حضور کا ارشاد نہ ہی ——

کسی نے خبر واحد ضعیف بلکہ ساقط بلکہ موضوع ہی کا انکار اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سمجھ کر کر دیا تو کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ اس نے اپنی دانست میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو جھٹلایا اور مدار کفر یہی ہے، اگرچہ اس نے جس بات کو حضور کی بات سمجھ کر جھٹلایا نفس الامر میں حضور کی بات نہیں یہ بالکل واضح ہے۔

جو دینی بات قطعی ہے مگر بدیہی نہیں جیسے باجماع مسلمین میت کے ترکہ سے بیٹی کی

مع البنت باجماع المسلمين
فظاهر كلام الحنفية الاكفار
بجحده فانهم لم يشترطوا سوى
القطع في الثبوت ويجب حمله على
ما اذا علم المنكر ثبوته قطعاً
لان مناط التكفير هو التكذيب
او الاستخفاف عند ذلك
يكون اما اذا لم يعلمه فلا
الا ان يذكره اهل العلم
فيلج اه وهذا موافق لما
قدمناه عنه من انه يكفر بانكار
ما اجمع عليه بعد العلم به.
(ج ٤، ص ٢٢٣)۔

موجودگی میں پوتی کو چھٹا حصہ ملنے کا مسئلہ، تو حنفیہ کا ظاہر کلام اس بات کی طرف مشعر ہے کہ اس کے انکار سے آدمی کافر ہو جائے گا کیونکہ حنفیہ نے تکفیر کے لیے قطعی ہونے کے علاوہ اور کوئی شرط نہیں رکھی ہے۔ مگر ضروری ہے کہ حنفیہ کے کلام کو اس صورت پر محمول کیا جائے کہ منکر اس قطعی کی قطعیت جاننے کے بعد انکار کرے، تو کافر ہوگا۔ کیونکہ تکفیر کا مدار تکذیب یا استخفاف پر ہے اور یہ اسی صورت میں متحقق ہوگا۔ لیکن جس کو قطعیت کا علم نہ ہو وہ کافر نہ ہوگا۔ ہاں! جب اسے اہل علم بتادیں کہ یہ حکم قطعی ہے پھر بھی وہ انکار کرے تو اب کافر ہو جائے گا۔ اور یہ ماقبل میں بیان کردہ ہماری اس بات کے مطابق ہے کہ علم کے بعد دین کی اجماعی بات کا انکار کرے تو کافر ہو جائے گا۔

فتاویٰ حدیثیہ میں ہے:

لا يكفر بانكار قطعي غير ضروري
كاستحقاق بنت الابن السدس
مع بنت الصلب وظاهر كلام
الحنفية كفره ويجب حمله
اي بناءً على قواعدهم على
منكر علم انه قطعي والا فلا يكفر۔
(ص ۱۹۹)۔

جو دینی بات قطعی ہو مگر بدیہی نہیں اس کے انکار پر تکفیر نہیں کی جائے گی جیسے بیٹی کی موجودگی میں پوتی کے لئے چھٹے حصہ کا انکار کرنا۔ مگر حنفیہ کا ظاہر کلام تکفیر کی جانب مشعر ہے۔ تو ضروری ہے کہ اُن کے کلام کو اس صورت پر محمول کیا جائے کہ منکر، قطعی کی قطعیت کا علم ہونے کے بعد انکار کرے تو تکفیر ہوگی جیسا کہ اُن کے قواعد کا اقتضا ہے۔

نبراس میں ہے:

قال ابراهيم بن رستم احد الائمة
الحنفية انه استحل (وطي امرأته
الحائضة) على زعم ان النهي (فاعتزلوا
النساء في المحيض ولا تقربوهن)
ليس للتحريم لم يكفروان استحل مع العلم بان
النهي يفيد الحرمة كفر وعندي ان هذا القول عدل۔
(ص ۳۴۰)

احناف کے ایک امام ابراہیم بن رستم نے فرمایا ہے کہ کوئی یہ سمجھ کر کہ حائضہ عورت سے وطی کرنے کی "نہی" حرمت کے لئے نہیں ہے، وطی کو حلال سمجھے تو کافر نہیں ہوگا۔ ہاں یہ جان کر حلال سمجھے کہ "نہی" حرمت کے لئے ہے تو کافر ہو جائے گا۔ میرے نزدیک یہ قول مناسب تر ہے۔

فتاویٰ قاضی خاں میں ہے:

عن ابراهيم بن رستم ان استحل الجماع
في الحيض متأولا ان النهي ليس للتحريم
او لم يعرف النهي لا يكفر لانه ان عرف
النهي للتحريم ومع ذلك
استحل الجماع فيه كان كافرا۔
(ج ٤، ص ٤٦٩)۔

ابراہیم بن رستم سے مروی ہے کہ جو شخص یہ تاویل کرے کہ حائضہ عورت سے وطی کی نہی حرمت کے لئے نہیں ہے۔ یا اسے یہ معلوم ہی نہیں کہ اس سلسلہ میں نہی وارد ہے اور وطی کو حلال سمجھے تو کافر نہیں ہوگا یہ جان کر بھی حلال سمجھے کہ نہی حرمت کے لئے ہے تو کافر ہو جائیگا۔

تکفیر کلامی جزمی میں اختلاف کی تیسری صورت (الف)

اور اگر وہ دینی بات ایسی ہے کہ اس میں دوسروں کے نزدیک احتمال بلا دلیل موجود ہے، مگر منکر کے نزدیک موجود نہیں ـــــ اور انکار ایسا ہے کہ اس میں بعض کے نزدیک احتمال بلا دلیل بھی موجود نہیں۔ اور بعض کے نزدیک احتمال بلا دلیل موجود ہے ــ تو جن کے نزدیک انکار میں احتمال بلا دلیل موجود نہیں اُن کو اگر منکر کے نزدیک دینی بات میں احتمال بلا دلیل نہ ہونے کا علم اپنے سماع یا تواتر سے ہو تو ان کے نزدیک فقہا و متکلمین دونوں کے مسلک پر منکر، دین کی صریح و یقینی بات کے انکار کا صراحۃً و یقیناً مرتکب ہوگا۔ اس لئے منکر کی تکفیر کلامی ہوگی یہاں تک کہ وہ تکفیر نہ کرے تو حکم کفر خود ان سے متعلق ہوگا۔ اور خبر مشہور کے ذریعہ ہو، تو ان کے نزدیک منکر صرف فقہاء کے مسلک پر دین کی صریح و یقینی بات کے انکار کا صراحۃً و یقیناً مرتکب ہوگا

اس لئے منکر کی تکفیر صرف فقہا کے مسلک کے مطابق ہوگی۔ متکلمین کے مسلک پر دین کی صریح و یقینی بات کے انکار کا مرتکب صراحۃً و یقیناً نہیں ہوگا اسلئے متکلمین کے مسلک پر تکفیر نہیں ہوگی یعنی وہ تکفیر نہ کرے تو حکم کفر خود ان سے متعلق نہیں ہوگا ــــــــ اور جن کے نزدیک انکار میں احتمال بلا دلیل موجود ہے، اُن کو اس دینی بات میں منکر کے نزدیک احتمال بلا دلیل بھی نہ ہونے کا علم سماع یا تواتر سے ہو یا خبر مشہور و مستفیض سے، تو ان کے نزدیک منکر صرف فقہاء کے مسلک پر دین کی صریح و یقینی بات کے انکار کا مرتکب صراحۃً و یقیناً ہوگا، اس لیے صرف فقہاء کے مسلک کے مطابق منکر کی تکفیر ہوگی۔ متکلمین کے مسلک کے مطابق منکر، دین کی صریح و یقینی بات کے انکار کا مرتکب صراحۃً و یقیناً نہیں ہوگا، اس لیے متکلمین کے مسلک کے مطابق اس کی تکفیر نہیں ہوگی۔ یعنی وہ تکفیر نہ کرے تو حکم کفر خود اس سے متعلق نہیں ہوگا۔

(ب) اور اگر وہ دینی بات ایسی ہے کہ اس میں منکر کے نزدیک احتمال بلا دلیل موجود ہے۔ اور انکار ایسا ہے کہ اس میں بالاتفاق احتمال بلا دلیل بھی موجود نہیں، تو صرف فقہاءً کے مسلک کے مطابق دین کی صریح و یقینی بات کا انکار صراحۃً و یقیناً متحقق ہوگا، اس لئے صرف فقہاء کے مسلک کے مطابق منکر کی تکفیر ہوگی۔ متکلمین کے مسلک پر دین کی صریح و یقینی بات کا انکار صراحۃً و یقیناً متحقق نہ ہوگا۔ اس لئے متکلمین کے مسلک کے مطابق منکر کی تکفیر نہیں ہوگی۔ یعنی جو تکفیر نہ کرے حکم کفر اس سے متعلق نہیں ہوگا۔

(ج) اور اگر وہ دینی بات ایسی ہے کہ اس میں منکر کے نزدیک احتمال بلا دلیل موجود ہے۔ اور انکار ایسا ہے کہ اس میں بعض کے نزدیک احتمال بلا دلیل بھی نہیں۔ اور بعض کے نزدیک احتمال بلا دلیل موجود ہے، تو صرف فقہاء کے مسلک کے مطابق منکر، دین کی صریح و یقینی بات کے انکار کا مرتکب صراحۃً و یقیناً ہوگا۔ اس لئے صرف فقہاء کے مسلک کے مطابق اسکی تکفیر ہوگی۔ متکلمین کے مسلک کے مطابق دین کی صریح و یقینی بات کے انکار کا صراحۃً و یقیناً مرتکب نہ ہوگا، اس لئے متکلمین کے مسلک کے مطابق اس کی تکفیر نہ ہوگی یعنی وہ تکفیر نہ کرے تو حکم کفر خود اُن سے متعلق نہ ہوگا۔

(د) اور اگر وہ دینی بات ایسی ہے کہ اس میں

منکر کے نزدیک احتمال بلا دلیل موجود ہے۔ یونہی وہ انکار بھی ایسا ہے کہ اس میں بالاتفاق احتمال بلا دلیل موجود ہے، تو صرف فقہاء کے مسلک کے مطابق دین کی صریح و یقینی بات کا انکار صراحۃً و یقیناً متحقق ہوگا، اس لیے فقہاء کے مسلک کے مطابق منکر کی تکفیر ہوگی۔ متکلمین کے مسلک کے مطابق دین کی صریح و یقینی بات کا انکار صراحۃً و یقیناً متحقق نہ ہوگا۔ اس لئے متکلمین کے مسلک کے مطابق منکر کی تکفیر نہ ہوگی۔ یعنی جو تکفیر نہ کرے حکم کفر خود اس سے متعلق نہیں ہوگا۔

خلاصۂ کلام خلاصہ یہ کہ منکر کے نزدیک دینی بات میں احتمال بلا دلیل بھی نہ ہو ــــ اور اس کا علم کسی کو یقینی و حتمی ہو ــــ یونہی منکر کے انکار میں کسی کے نزدیک احتمال بلا دلیل بھی نہ ہو تو وہ شخص ایسے منکر کی تکفیر کلامی کرے گا، یعنی وہ تکفیر نہ کرے تو حکم کفر خود ان سے متعلق ہو جائے گا ــــ اور منکر کے نزدیک دینی بات میں احتمال بلا دلیل ہو، یا احتمال بلا دلیل موجود نہ ہو تو جس شخص کو اس کا علم بذریعہ سماع یا تواتر نہ ہو۔ یا منکر کے انکار میں جس شخص کے نزدیک احتمال بلا دلیل ہو وہ ایسے منکر کی تکفیر کلامی نہ کرے گا۔

تاویل کی تعریف اور اس کے اقسام

لفظ سے خلاف ظاہر معنیٰ مراد لینے کو "تاویل" کہتے ہیں۔

قمر الاقمار میں ہے:

التاویل ھو صرف اللفظ عن الوجہ الظاھر الی خلافہ سواء کان بالتخصیص او المجاز (ص۔ ۹۰)

تخصیص کر کے یا معنی مجازی مراد لے کر لفظ کو اس کے ظاہر کے برخلاف معنی کی طرف پھیر دینے کا نام تاویل ہے۔

شرح جمع الجوامع میں ہے:

التاویل حمل الظاھر علی المحمل المرجوح۔ (ص۔ ۲۲)

ظاہر کو محمل مرجوح پر محمول کرنے کا نام تاویل ہے۔

تو جہاں ظاہر کے خلاف کا احتمال ہوگا وہاں تاویل ہوگی اور جہاں ظاہر کے خلاف کا احتمال

نہ ہو وہاں تاویل بھی نہ ہوگی۔

مطلق احتمال کی چونکہ تین قسمیں ہیں اس لئے تاویل کی بھی تین قسمیں ہوں گی۔

(۱) تاویل باطل ومتعذر (۲) تاویل فاسد وبعید (۳) تاویل صحیح وقریب۔

فواتح الرحموت میں ہے:

التاویل منه قریب الی الفهم ومنه بعید عن الفهم والشافعیة ثلثوا القسمة وقالوا التاویل قریب وبعید ومتعذر ولا یخفی ما فیه وهل هٰذا الا کقسمة الانسان الی الرجل والمرأة والنقش المنقوش علی اللوح۔ (ص ۲۲)۔

تاویل کی دو قسمیں ہیں: (۱) قریب الفہم، (۲) بعید الفہم ــــ شافعی حضرات نے تین قسمیں کی ہیں: (۱) قریب (۲) بعید، (۳) متعذر۔ تو یہ تقسیم ایسی ہی ہے جیسے انسان کی تین قسمیں کرنا: (۱) مرد (۲) عورت (۳) تصویر۔

شرح جمع الجوامع میں ہے:

فان حمل علیه لدلیل فقریب او لما یظن دلیلا ولیس بدلیل فی الواقع ففاسد او لا لشئ فلعب لا تاویل۔ (ص ۲۲)

تاویل اگر دلیل کی وجہ سے ہو تو تاویل قریب ہے۔ حقیقۃً دلیل نہیں ہے مگر ماوّل دلیل سمجھ کر تاویل کر رہا ہے تو تاویل فاسد ہے اور یونہی تو دلیل نہیں استہزا ہے۔

کس مقام پر کون سی تاویل متحقق ہو سکتی ہے!

اب جہاں احتمال خلاف دلیل ہوگا وہاں تاویل باطل ومتعذر ہوگی ــــ

لیکن جہاں احتمال بلادلیل ہو، وہاں اگر مؤول تاویل لاشئی کر رہا ہے تو باطل ومتعذر ہوگی ــ اور تشبہتہ کر رہا ہے تو تاویل فاسد وبعید ہوگی ــــ اسی طرح جہاں احتمال عن دلیل ہو وہاں اگر مؤول تاویل لاشئی کر رہا ہے تو تاویل باطل ومتعذر ہوگی ــــ اور تاویل لشبہۃ کر رہا ہے تو تاویل فاسد وبعید ــــ تاویل لدلیل کر رہا ہے تو تاویل صحیح وقریب۔

خلاصہ یہ کہ احتمال خلاف دلیل کی صورت میں تاویل، باطل ومتعذر ہوگی ــــ اور احتمال بلادلیل کی صورت میں تاویل باطل ومتعذر بھی ہو سکتی ہے اور فاسد وبعید بھی ــــ

اور احتمال عن دلیل کی صورت میں تاویل، باطل ومتعذر بھی ہو سکتی ہے فاسد وبعید بھی اور صحیح وقریب بھی ــــ

تاویل کے احکام

پھر جس طرح احتمال خلاف دلیل بالاتفاق غیر معتبر ہے اسی طرح تاویل باطل ومتعذر بھی بالاتفاق غیر معتبر ہوگی۔

التفرقة بین الایمان والزندقة میں ہے:

ولا بد من التنبیه علی قاعدة اخری وهذا ان المخاطب قد یخالف نصا متواترا بزعم انه مؤول ولکن ذکر تاویلا لا انقداح اصلا فی اللسان لا علی قرب ولا علی بعد فذلك کفر وصاحبه مکذب وان کان یزعم انه مؤول (ص ۱۰)

اس قاعدہ سے آگاہی ضروری ہے۔ اور قاعدہ یہ ہے کہ مخاطب کبھی منصوص متواتر کی مخالفت کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ "ماوّل" ہے لیکن ایسی تاویل بیان کرتا ہے جسے زبان وادب کوئی علاقہ ہی نہیں۔ نہ تو علاقہ قریب اور نہ ہی علاقۂ بعید، یہ کفر ہے اور ایسا کرنے والا کافر ہے۔ اگرچہ اپنے آپ کو ماوِل سمجھ رہا ہو۔

شفاء العلیل میں ہے:

التاویل الباطل یتضمن تعطیل ما جاء به الرسول والکذب علی المتکلم انه اراد ذلك المعنی فتضمن ابطال الحق وتحقیق الباطل ونسبة المتکلم الی ما لا یلیق به من التلبیس والالغاز مع القول علیه بلا علم انه اراد هذا المعنی فالمتاوّل علیه ان یبین صلاحیة اللفظ للمعنی الذی ذکره اولا و استعمال المتکلم به فی ذلك المعنی

تاویل باطل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کے بطلان پر مشتمل ہوتی ہے۔ اور آپ پر جھوٹ الزام لگاتی ہے کہ آپ نے یہ معنی مراد لیا ہے۔ تو ضمناً حق کو باطل، اور باطل کو حق قرار دیتی ہے۔ اور حضور کی نسبت دھوکہ دہی کی طرف کرتی ہے جو آپ کی شان سے بعید تر ہے۔ اور بغیر جانے ہی آپ کی طرف غلطیات کا انتساب کرتی ہے کہ آپ نے یہ معنی مراد لیا ہے۔ لہذا تاویل کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ یہ بتائے کہ

فی کثیر من المواضع حتی اذا استعمله فیما یحمل غیرہ حمل ما عهد منه استعماله فیه وعلیه ان یقیم دلیلا سالما عن المعارض الموجب لصرف اللفظ عن ظاهرہ وحقیقته الی مجازہ واستعارته والا کان ذلک مجرد دعوی فلا یقبل۔ (ص)

لفظ کے اندر اس کے بتلائے ہوئے معنی کی صلاحیت ہے۔ اور بہت سے مواقع میں اس معنی کے لئے استعمال بھی ہوا ہے تاکہ یہاں اس معنی پر محمول کیا جاسکے۔ نیز ظاہری و حقیقی معنی کو چھوڑ کر مجاز و استعارہ مراد لینے کے لئے معارض سے سالم دلیل قائم کرنا بھی ضروری ہے۔ ورنہ محض دعویٰ ہوگا جو قابل سماع نہیں۔

شرح مقاصد میں ہے:

فانکارہ مکابرۃ فاضحۃ لا یلتفت الیها ویکفر من لم یکفرہ ..
...... وما تولک نمین لم یکفر من یعبد الصنم ویأول بانه لا یعبدہ بل یخر لوجهه کلما رأہ۔ (ص ۲۶۸)۔

اس کا انکار کھلا ہوا مکابرہ ہے جس کی طرف التفات نہ ہوگا اور جو ایسے شخص کو کافر نہ سمجھے اسے کافر کہا جائے گا ..... بھلا کیا ایسے شخص کو بھی کافر نہ کہا جائے گا۔ جو بت کی پوجا کرنے والے کو کافر نہ سمجھے اور تاویل کرے کہ وہ تو بت کی پوجا نہیں کر رہا ہے بلکہ جب اسے دیکھتا ہے تو گر پڑتا ہے۔

خیالی اور اس کے حاشیہ عبدالحکیم میں ہے:

التاویل فی ضروریات الدین لا یدفع الکفر۔

ضروریات دین میں تاویل کرنا کفر سے نہیں بچاتا۔

ایثار الحق علی الخلق میں ہے:

لاخلاف فی کفر من جحد المعلوم بالضرورۃ وتستر بالتاویل کالملاحدۃ (ص ۱۰۴)۔

جو لوگ کسی دینی ضروری بات کا انکار کریں اور تاویل کر کے اس انکار پر پردہ ڈالنا چاہیں، بالاتفاق ان کی تکفیر ہوگی جیسے ملحدین۔

شفا قاضی عیاض میں ہے:

ادعائہ التاویل فی لفظ صراح لا یقبل۔

لفظ صریح میں تاویل کا دعویٰ مقبول نہیں۔

شرح ملا علی قاری میں ہے:

وهو مردود عند القواعد الشرعیة۔

ایسا دعویٰ قواعد شرعیہ کی رو سے مردود ہے۔

نسیم الریاض میں ہے:

لا یلتفت لمثله ویعد هذیانا۔

اس طرح کے دعویٰ کی طرف التفات نہ ہوگا اور اسے ہذیان سمجھا جائے گا۔

اور جس طرح احتمال بلا دلیل کی صورت میں متکلمین سکوت کرتے ہیں اور فقہاء اس کو نا معتبر قرار دیتے ہیں۔ اس طرح تاویل فاسد و بعید کی صورت میں بھی متکلمین سکوت کریںگے اور فقہاء اسے غیر معتبر قرار دیں گے۔

مسامرہ میں ہے:

یتوقف فیه اذا کان (المعنی الذی اوله) بعیدا (مفهوما من تخاطب العرب)۔

تاویل کردہ معنی زبان و ادب کے محاورہ سے بعید ہو تو توقف کیا جائے گا۔

فتوحات مکیہ میں ہے:

التاویل الفاسد کالکفر (ج ۲، ص ۲۵۷)

تاویل فاسد کفر ہی کی طرح ہے۔

مسوی علی الموطا میں ہے:

ذکر تاویلا فاسدا لم یسمع من قبله فهو الزندیق۔ (ص ۲۰۹)۔

مؤول ایسا تاویل فاسد کرے جو پہلے کبھی نہیں سُنی گئی تو اسے زندیق ہی سمجھا جائے گا۔

اعلام بقواطع الاسلام میں ہے:

ان اللفظ اذا کان محتملا لمعان فان بعضها اظهر حمل علیه وکذا ان استوت ووجد لاحدها مرجح....
..... وان الارادۃ ... لا تشکل [illegible]

لفظ میں چند معنوں کا احتمال ہو اور کوئی معنی زیادہ راجح۔ یا سب معانی برابر ہوں، لیکن کسی ایک معنی کے مراد لینے پر کوئی مرجح موجود ہو تو لفظ کو اسی معنی پر محمول کیا جائیگا لیکن قیمت و قدم نیت سے سرپکار نہ ہوگا۔

اور جس طرح احتمال عن دلیل بالاتفاق معتبر ہے۔ اسی طرح تاویل صحیح وقریب بھی بالاتفاق معتبر ہوگی۔

مسامرہ میں ہے:

یقبل التاویل اذا کان المعنی الذی ؤوله مفهوما من تخاطب العرب۔

تاویل کردہ معنی زبان وادب کے محاورہ سے قریب ہو تو تاویل مقبول ہوگی۔

عنایہ میں ہے:

ان الجاهد من لایکون مؤولا وموجب الاقل او الاستیعاب (فی مسح الراس) مؤول یعتمد شبهة قویة تمنع التکفیر من الجانبین

(ج ا، ص ۱۶)۔

منکر اسے کہتے ہیں جو تاویل نہ کر سکے۔ مسح سر کے سلسلہ میں استیعاب یا اس سے کم کو فرض قرار دینے والے بہت ہی قوی شبہ کی بنیاد پر تاویل کر رہے ہیں۔ اور قوۃ شبہ مانع تکفیر ہے۔

علمائے دیوبند اور دینی باتوں کا انکار

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا "خاتم النبیین" بمعنی "آخری نبی" ہونا بالاتفاق ضروریات دین سے ہے ــــــــ اور مولوی محمد قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب "تحذیر الناس" کی بعض عبارتوں میں اس کا انکار کیا ہے۔ جس میں نہ تو تکلم کے اعتبار سے خلاف ظاہر کا احتمال بلا دلیل ہی ہے، نہ تکلم کے اعتبار سے اور نہ ہی کلام کے اعتبار سے تکلم کے اعتبار سے احتمال بلا دلیل اس لئے نہیں ہے کہ ان عبارتوں کا مولوی محمد قاسم نانوتوی کی تصنیفات سے ہونا تواتراً ثابت ہے ــــــــ تکلم کے اعتبار سے احتمال بلا دلیل اس لئے نہیں ہے کہ مولوی قاسم نانوتوی کا ان عبارتوں کو بحالت سکر و اکراہ میں لکھنے یا ان عبارتوں سے رجوع و توبہ کر لینے پر خبر واحد متصل بھی نہیں اور کلام کے اعتبار سے احتمال بلا دلیل اس لئے نہیں کہ یہ عبارتیں انکار کے معنی میں مفسر ہیں، جیساکہ اس موضوع پر علمائے اہل سنت کی کتابوں سے واضح ہے اور فقیر نے اپنی کتاب "فیصلہ کن مناظرہ کا تنقیدی جائزہ" میں واضح تر کر دیا ہے، لہٰذا اس کے تعلق سے جو تاویل بھی کی جائے وہ تاویل باطل و متعذر ہوگی جو بالاتفاق فقہاء و متکلمین معتبر نہیں۔

"خدا کا شریک نہ ہونا" اور "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معظم و مکرم ہونا" ضروریات دین سے ہے ــــ اور مولوی رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھوی نے "براہین قاطعہ" کی بعض

عبارتوں میں شیطان کو خدا کا شریک قرار دے دیا ہے اور شیطان کے علم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ بتا کر آپ کی توہین کی ہے۔ اسی طرح مولوی اشرف علی تھانوی نے "حفظ الایمان" کی بعض عبارتوں میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص کی ہے، جن میں نہ تو تکلم کے اعتبار سے خلاف ظاہر کا احتمال ظ دلیل موجود ہے، نہ متکلم کے اعتبار سے اور نہ ہی کلام کے اعتبار سے ـــــ تکلم کے اعتبار سے احتمال بلا دلیل اس لئے نہیں ہے کہ ان عبارتوں کا مولوی رشید احمد گنگوہی خلیل احمد انبیٹھوی اور اشرف علی تھانوی کی تصنیفات سے ہونا تواتراً ثابت ہے ـــــــ متکلم کے اعتبار سے احتمال بلا دلیل اس لئے نہیں ہے کہ ان حضرات کے ان عبارتوں کو حالت سکر واکراہ میں لکھنے ۔ یا۔ ان عبارتوں سے رجوع و توبہ کر لینے پر خبر واحد متصل بھی نہیں ـــــ اور کلام کے اعتبار سے احتمال بلا دلیل اس لیے نہیں کہ یہ عبارتیں اشراک و تنقیص کے معنوں میں مفسر ہیں جیسا کہ ان موضوعات پر علمائے اہلسنت کی کتابوں سے واضح ہے اور فقیر نے اپنی متذکرہ بالا کتاب میں اس واضح کو واضح تر کر دیا ہے، لہٰذا ان کے تعلق سے جو تاویل بھی کی جائے، وہ تاویل، متعذر و باطل ہوگی جو بالاتفاق غیر معتبر ہے ــــــــــــ تو جن کے نزدیک یہ تینوں امور متحقق ہوں، ان کے نزدیک مولوی قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی اور اشرف علی تھانوی کی تکفیر یقینی کلامی اجماعی ہوگی یعنی وہ اگر ان حضرات کی تکفیر نہ کریں تو حکم کفر ان سے بھی متعلق ہوگا اسی لئے "حسام الحرمین" میں نقل فرمایا گیا ہے من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔

ہاں! جس کے نزدیک یہ تینوں امور متحقق نہیں مثلاً یہ نہیں معلوم کہ ان حضرات نے وہ عبارتیں لکھی ہیں۔ یا۔ معلوم ہے تو تواتراً معلوم نہیں تو اس کے نزدیک تکلم میں احتمال ہوگا۔ یونہی یہ کتابیں اردو زبان میں ہیں اور یہ شخص اُردو نہیں جانتا۔ یا۔ معمولی طور پر جانتا ہے مگر چونکہ وہ عبارتیں علمی اصطلاحات و اسلوب پر ہیں، اس لئے یہ مطالب کی تہ تک نہیں پہنچ سکا، تو اس کے حق میں کلام میں احتمال ہوگا۔ لہٰذا اس کے نزدیک ان لوگوں کی یقینی کلامی اجماعی تکفیر نہیں ہوگی۔ یعنی وہ تکفیر نہ کرے تو حکم کفر خود اس سے متعلق نہیں ہوگا۔

الملفوظ میں ہے۔

جاہلوں میں اسمائے حُسنیٰ کی قوت بڑھانے کے واسطے مثلاً یا مذل تذللت فی

ذلتك والذلة فی ذلة ذلتك یا خافض تخفضت فی خفضتك والخفض فی خفض خفضتك ۔ اب کہئے یہ کفر ہوا کہ نہیں؟ لیکن وہ کافر نہیں ہوئے اس واسطے کہ ان کو شیطان نے بہکا دیا، ان کو اس عربی عبارت کا ترجمہ نہیں معلوم (ج ۲، ص ۲۴)۔

کفر قطعی اجماعی کے لئے تو تعیین درکار، نکاح و طلاق جس کے لئے تبیین کافی۔ وہ بھی الفاظ کا معنیٰ مراد جانے بغیر منعقد نہیں ہوتے۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

کسی ناخواندہ ہندی یا بنگالی کو اگر سکھائے کہ اپنی عورت سے کہہ "ترا از زنی ہشتم"۔ یا۔ طلقتك فالحقی باھلك" اور وہ نہ جانے کہ یہ کلمات طلاق کے ہیں۔ عند اللہ طلاق نہ ہوگی کہ یہ جہل بالحکم جہل باللسان سے ناشی ہوا اور جہل باللسان تقصیر نہیں۔ فارسی سیکھنا اصلاً اور عربی سیکھنا ہر شخص پر فرض نہیں (ج ۵، ص ۵۵)۔

اسی میں ہے:

اگر عاقدین میں دونوں یا ایک کو معلوم نہ تھا کہ یہ الفاظ نکاح ہیں تو جہاں احکام اسلام کا چرچا نہیں وہاں یہ جہل عذر ہے اور جہاں چرچا ہے اور وہ الفاظ کسی غیر زبان کے تھے اور فی الواقع اس نے عقد نہ سمجھا تو عند اللہ نکاح نہ ہوگا۔ رہا قاضی! تو اسے نظر کامل چاہیئے۔ اگر ظاہر ہو کہ واقعی فریب کیا گیا اور دھوکا دیا گیا تو بطلان نکاح کا حکم دے۔ ورنہ صحت کا (ص ۵۷)

لیکن یہ اس وقت ہے جب یہ نہ کہے کہ میں ان عبارتوں کو سمجھتا ہوں اور صحیح مانتا ہوں، کیونکہ ایسا کہنے کی صورت میں اس نے ضروریات دین کے خلاف متعین المعنیٰ عبارتوں کا خود التزام کر لیا تو اب وہ متعین المعنیٰ عبارتیں خود اس کی بھی ہو گئیں۔ لہٰذا حکم کفر اس سے بھی متعلق ہو جائے گا۔

مولوی اسمٰعیل دہلوی اور دینی باتوں کا انکار

مولوی اسماعیل دہلوی نے بھی اپنی مختلف کتابوں کے اندر شان الوہیت و رسالت کی تنقیص پر مشتمل عبارتیں لکھی ہیں جن میں تکلم کے اعتبار سے خلاف ظاہر کا احتمال بلا دلیل بھی موجود نہیں کیونکہ یہ عبارتیں اُن سے تواتراً ثابت ہیں۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

"کلمات اسمٰعیل کہ موافق و مخالف کے نزدیک اس سے متواتر ہیں۔ مخالفین رد کرتے ہیں موافقین تاویلیں کرتے ہیں۔ اب نہیں دیکھئے اس چار والے کلام پر سے دفع ایراد کو یہ عبارت پیش کی۔ خود اسمٰعیل کی زندگی میں اس پر مواخذے ہوئے، جامع مسجد دہلی میں شاہ عبدالعزیز صاحب کے اعزہ و اخص تلامذہ مثل مفتی رشید الدین خاں صاحب و شاہ موسیٰ صاحب نے مناظرے کئے۔ الزام دیئے نہ اس نے کہا کہ یہ کلمات میرے نہیں۔ نہ اس کے ہواخواہوں نے جب سے آج تک۔ تو اس سے ثبوت یقینی ہے (ج ۶، ص ۲۱۰)۔

یونہی متکلم کے اعتبار سے بھی اس میں خلاف ظاہر کا احتمال بلا دلیل موجود نہیں کیونکہ مولوی مذکور کا ان عبارتوں کو حالت سکر و اکراہ میں تحریر کرنے۔ یا۔ ان عبارتوں سے اُن کے توبہ و رجوع کر لینے پر خبر واحد متصل بھی موجود نہیں۔

المعتقد میں ہے:

اقول فما حال من لم یشفق ولم یندم ولم یستغفر ولم یتب ولم یعترف بخطائہ ومن جاء من بعدہ فاصر علیہ وقام للخصومۃ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ (ص ۱۷۷)	ذرا اس کا حال تو دیکھو جو نہ ڈر محسوس کیا نہ نادم ہوا نہ استغفار کیا نہ توبہ کی اور نہ اپنی خطا کا اعتراف کیا۔ اور اس کے بعد آنے والے لوگ اس پر اصرار کرتے اور جھگڑتے رہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اسی المعتمد المستند میں ہے:

اراد بہ طاغۃ النجدیہ اسمٰعیل الدھلوی۔	اس سے مراد نجدیوں کا سرغنہ اسماعیل دہلوی ہے۔

فتاوی رشیدیہ کے ایک سوال میں سائل نے جو اس کو مشہور بتایا ہے تو یہ مشہور عرفی ہے جسے افواہ کہتے ہیں، مشہور اصطلاحی نہیں۔ چنانچہ مولوی رشید احمد گنگوہی نے بھی اس کو افترا قرار دیا ہے۔ لکھتے ہیں۔

...... اور توبہ کرنا ان کا بعض مسائل سے محض افترا اہل بدعت کا ہے۔
(فتاوی رشیدیہ کامل مطبوعہ دیوبند ص ۸۵)

اس لئے "الموت الاحمر" کے حاشیہ میں فرمایا گیا ہے۔

اگر نری افواہ بے سروپا کن فیکون کے بعد اس کے بعض ہواخواہوں کا مکابرانہ ادعا ہو تو اس پر التفات نہ ہوگا۔ فاحفظ (ص ۳۱)۔

رہا کلام — تو اس میں خلاف ظاہر کا احتمال بلا دلیل موجود ہے۔ "الموت الاحمر" میں ہے۔

یہ صریح سب و دشنام کے لفظ، حکم کلمہ ہے۔ اور بے شک وہ کلمۂ ملعونہ ایسا ہی ہے کہ بحث فقہی ہے اور اس میں صریح بمعنی متبین۔ اور کفر قائل پر جزم محتاج متعین (ص ۳۲)

اسی میں سائل کا یہ اعتراض کہ:

یہاں نہ تو آپ کے نزدیک کلام میں گنجائش نہ قائل نے مراد لی۔ اور اس پر آپ کو یہاں تک تیقن کہ مکرر قسموں سے موکد فرماتے ہیں۔

نقل کرکے جواباً ارشاد فرمایا ہے۔

قسموں سے اسے موکد فرمایا ہے کہ "ان گالیوں کی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی، انہیں ایذا پہونچی" یہ بلاشبہ حق ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عرض اعمال کے تو دیوبندیہ بھی مقر ہیں۔ اور جو کلمہ اپنے صاف صریح متبین معنی پر گستاخی و دشنام ہو تو ضرور اسے گالی ہی کہا جائے گا اور ضرور موجب ایذا ہوگا۔ اگرچہ اپنے پہلو میں کوئی خفی بعید احتمال عدم دشنام رکھتا ہو، مگر متعین ہرگز نہ ہوگا جب تک ہر ضعیف سا ضعیف، بعید سا بعید احتمال بھی منتفی نہ ہو جائے۔ یہ عدم تعین اس احتمال پر کہ شاید مراد قائل بعید و پہلوئے ابعد ہو، صرف بطور متکلمین مقام احتیاط میں اسے تکفیر سے بچائے گا، اس کے ارادہ پر ہم کو جزم نہ دے گا۔ نہ یہ کہ وہ گالی نہ رہے یا ایذا نہ دے۔ بھلا اگر کوئی شخص جناب دہلوی و تھانوی صاحبان کو ایسا لفظ کہے تو کیا وہ اسے اچھا جان سکتے ہیں؟ یا اس سے ایذا نہ پائیں گے؟ کیا لفظ کان تک آتے ہی ذہن کو اپنے ظاہر متبادر معنی کی طرف فوراً متوجہ نہیں کرتا؟ اور جب وہ دشنام و تقبیح ہیں تو کیا

ایذا نہ دیں گے ؟ قطعاً دیں گے۔ جس کا انکار نہ کرے گا مگر مکابر ــــ تو واضح ہوا کہ گالی ہونا اور ایذا پانا نہ تعیین پر موقوف، نہ خاص معنی تیقّن نیتِ قائل جاننے پر دلیل ــــــــ (ص ۳۲، ۳۳)

اسی میں ہے:

جمہور متکلمین اور ان کے موافقین فقہائے محققین اگر تکفیر کریں گے تو یا احتمال نہ مانیں گے، معنیٔ کفر میں متعین جانیں گے۔ یا۔ اطلاع نیت کے بعد ــ یہ ہے وہ جو صفحہ ۲۳ تمہید ایمان میں ارشاد ہوا۔ نیت نہ معلوم ہونے ہی کا تو سبب ہے کہ اپنا مسلک وہ ارشاد فرمایا کہ "مقام احتیاط میں اکفار سے کف لسان ماخوذ" ــ کلام علمائے کرام کو سمجھنا عوام کو مشکل اور دیوبندیہ کو محال ہے۔ ملاحظہ ہو کہ جہاں بحث فقہی تھی، بوجہ تبیّن بطور فقہا تکفیر لکھی اور نیت سے بحث نہ کی ــ اور جب مسلک متکلمین و مختار ذکر فرمایا۔ بوجہ عدم علم نیت تکفیر سے احتیاط کی۔ (ص ۳۴)

پھر اسی میں ہے:

آپ عبارت صراط مستقیم کو پوچھتے ہیں کہ "اگر وہ متعین ہوتی تو آپ کس انداز سے اس عبارت کو ادا فرماتے ؟" جی اسی طرز سے جس سے امام اہل سنّت و تمام علمائے حرمین نے خیابان نانوتوی و گنگوہی اور آپ تھانوی صاحبان کی تکفیر فرمائی کہ "وہ قطعاً یقیناً کافر، مرتد، مرتد، مرتد۔ اور جو ان کو مسلمان جانے بلکہ ان کے کفر میں شک ہی کرے وہ بھی کافر، کافر، کافر ــــ (ص ۳۷)

پھر اسی میں سائل کو اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ "عبارت مستقیم متعین کیوں نہیں ؟" ارشاد فرمایا ہے:

صراط مستقیم کا نامتعین ہونا یوں کہ وہ اجلۂ اکابر بندگان خدا کہ بفضلہٖ تعالیٰ لایخافون لومة لائم کے مصداق ہیں، جو ان مرتدین کے جیتے جی ان کو کافر و مرتد کہہ رہے ہیں اور مرتدین کو کچھ نہیں بن آتی کہ اپنا کفر اٹھائیں، انہوں نے

مردود دہلوی کی تکفیر سے کف لسان فرمایا۔ اگر دہلوی کی عبارت بھی متعین ہوتی تو اس مرے ہوئے کا کیا خوف تھا کہ اس کی تکفیرِ قطعی کلامی سے کفِ لسان فرماتے۔ (ص ۳۸)

الغرض مولوی اسماعیل دہلوی کی عبارتوں میں ظاہر کے خلاف معنی کا احتمال عن دلیل تو نہیں، مگر احتمال بلا دلیل موجود ہے ــــ اس لئے وہ عبارتیں فی حد ذاتہٖ معنیٔ کفری میں عند المتکلمین صریح نہیں۔ ہاں عند الفقہا صریح ہیں۔

علامہ فضل حق وغیرہ اور مولوی اسماعیل کی تکفیرِ کلامی جزمی

لیکن علامہ فضل حق خیر آبادی وغیرہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کے ہم عصر تھے، انہوں نے مولوی اسماعیل سے مواخذے فرمائے، الزام دئے، مناظرے کئے جس میں مولوی اسماعیل صاحب کوئی احتمال بلا دلیل بھی نہ بتا سکے اور تاویل بعید سے عاجز رہے۔

سیف الجبار میں ہے:

مولوی فضل حق صاحب خیر آبادی .... نے ہر طرح مولوی اسماعیل کے روبرو ان کا رد و ابطال کیا اور تکفیر کی نوبت تحریر کی آئی۔ مسئلہ شفاعت میں مولوی اسماعیل نے حرکت مذبوحی کچھ جواب میں کی، آخر کو عاجز و ساکت ہو گئے ــــ (ص ۵۸، ۵۹)

جس سے علامہ فضل حق وغیرہ کے نزدیک مولوی اسمٰعیل دہلوی کی عبارتوں میں ظاہر کے خلاف معنی کا احتمال بلا دلیل بھی نہ رہا اور وہ عبارتیں توہین کے معنوں میں مفسر و متعین ہو گئیں۔

المعتمد المستند میں ہے:

فان القرآئن السابقة والاحقة ربما تعين على تعيين المراد (۱۶۴)	بسا اوقات قرائن سابقہ ولاحقہ معنیٔ مراد کی تعیین پر معین ہوتی ہیں

مسلم الثبوت میں ہے:

ان القرينة قد تفيد القطع (فواتح الرحموت ج ۲ ص ۱۱۲)	کبھی قرینہ بھی یقین کا افادہ کرتا ہے۔

اسی میں ہے:

وانت لايذهب عليك ان القرائن الخارجية ربما تفيد العلم عادة (ج ۱ ص ۱۱۲)	تم سے یہ بات مخفی نہیں کہ بسا اوقات قرائن خارجیہ سے بھی یقین حاصل ہو جاتا ہے۔

شرح فقہ اکبر اور حاشیۂ چلپی کے حوالوں سے گذشتہ صفحات میں لکھا جا چکا ہے کہ:

ولو لم یصدق مثلاً عند سوالہا فہو کافر عند الجمہور۔

جو شخص مثلاً نماز کی فرضیت کے بارے میں پوچھے جانے پر تصدیق نہ کرے وہ جمہور کے نزدیک کافر ہوگا۔

اس لیے علامہ فضل حق خیر آبادی وغیرہ نے مولوی اسماعیل دہلوی کی تکفیر یقینی و کلامی کی اور ارشاد فرمایا:

جواب سوال دوم این ست کہ کلام او بلا تردد و اشتباہ بر استخفاف منزلت وجاہ آں سرور مقربان بارگاہ حضرت الہ و انتقاص شان سائر انبیاء و ملائکہ و اصفیا و شیوخ و اولیاء اشتمال دلالت دارد چناں کہ در مقام ثالث مذکورہ وفیما سبق مُبرہن و مسطور است۔

جواب سوال ثالث این ست کہ قائل این کلام لاطائل از روئے شرع مبین بلا شبہ کافر و بے دین است، ہرگز مومن و مسلمان نیست و حکم او شرعاً قتل و تکفیر است۔ و ہر کہ در کفر او شک آرد یا تردد دارد یا این استخفاف را سہل انگارد کافر و بے دین و نا مسلمان و لعین است (ص۔۶۰)

دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اس کا کلام یقیناً بارگاہ الٰہی کے مقربین کے سردار کی منزلت و جاہ کے استخفاف پر مشتمل نیز اور بھی انبیاء، ملائکہ، اصفیا، مشائخ اور اولیا کی تنقیص پر دال ہے جیسا کہ مقام ثالث میں مذکور اور ماقبل میں دلائل سے ثابت ہوا۔ تیسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اس کا قائل شرع مبین کے اعتبار سے یقیناً کافر و بے دین ہے، ہرگز مومن و مسلمان نہیں۔ شرعاً اس کے لئے حکم قتل و تکفیر ہے جو اس کے کفر میں شک کرے یا متردد ہو یا اس کے اس استخفاف کو معمولی سمجھے وہ بھی کافر و بے دین اور نا مسلمان و لعین ہے۔

تنبیہ: امام احمد رضا کا زمانہ ان حضرات کے بہت بعد کا زمانہ تھا، ان حضرات نے اسمٰعیل دہلوی سے یہ مناظرہ "تحقیق الفتوی فی ابطال الطغوی" جس کا سن تصنیف ۱۲۴۰ھ / ۱۸۲۵ء ہے، اس سے پہلے کیا ہے۔ جبکہ امام احمد رضا ۱۲۷۲ھ / ۱۸۵۶ء میں پیدا ہوئے تو امام احمد رضا کو علامہ

فضل حق وغیرہ کے نزدیک مولوی اسماعیل دہلوی کی ان عبارتوں کے توہین و تنقیص کے معنوں میں متعین ہو جانے کی اطلاع تواتر کے طور پر نہیں ہوئی۔

شبہ: اگر کہا جائے کہ سیف الجبار جس میں یہ مندرج ہے کہ "مولوی اسماعیل دہلوی سے مناظرہ و مواخذہ ہوا اور وہ اپنی عبارتوں کا کوئی ایسا مطلب نہ بتا سکا جو اسے کفر سے بچا سکے"۔ اسی زمانہ میں چھپ چکی تھی اس لیے امام احمد رضا کو اس کا ثبوت تواتر کے طور پر ضرور مل گیا ہوگا۔

شبہ کا ازالہ: تو عرض ہے کہ کسی کتاب میں مندرج کسی بات کا ثبوت تواتر کے طور پر کب ہوتا ہے؟ اس سلسلہ میں "الفیوضات الملکیہ" کے حوالہ سے ایک عبارت گذشتہ صفحات میں گذر چکی ہے۔ دوسری عبارت فتاوی رضویہ میں یہ ہے:

"کتاب کا چھپ جانا اسے متواتر نہیں کر دیتا کہ چھاپے کی اصل وہ نسخہ ہے جو کسی الماری میں ملا۔ اس سے نقل کر کے کاپی ہوئی .... علما کے نزدیک ادنیٰ درجہ ثبوت یہ تھا کہ ناقل کے لیے مصنف تک سند مسلسل متصل بذریعہ ثقات ہو .... علمائے کرام کا اجماع ہے کہ آدمی جس بات کی سند متصل نہ رکھتا ہو، اس کا نقل اسے حلال نہیں۔ ہاں اگر اس کے پاس نسخۂ صحیحہ معتمدہ ہو کہ خود اس نے یا کسی ثقہ معتمد نے خود اصل نسخۂ مصنف سے مقابلہ کیا یا اس نسخۂ صحیحہ معتمدہ سے جس کا مقابلہ اصل نسخۂ مصنف یا اور ثقہ نے کیا۔ وسائط زیادہ ہوں تو سب کا اسی طرح کے معتمدات ہونا معلوم ہو تو یہ بھی ایک طریقۂ روایت ہے۔ اور ایسے نسخہ کی عبارت کو مصنف کا قول بتانا جائز .... یہ اتصال سند اصل، وہ شئی ہے جس پر اعتماد کر کے مصنف کی طرف نسبت جائز ہو سکے اور متاخرین نے کتاب کا علما میں ایسا مشہور و متداول ہونا، جس سے اطمینان کہ اس میں تغیر و تحریف نہ ہوئی، اسے بھی اتصال سند جانا اور وہ ایسا ہی ہے .... تداول کے یہ معنی کہ کتاب جب سے اب تک علما کے درس و تدریس یا نقل و تمسک یا ان کی مطمح نظر رہی ہو۔ جس سے روشن ہو کہ اس کے مقامات و مقالات علما کے زیر نظر آ چکے اور وہ بحالت موجودہ اسے مصنف کا کلام مانا کئے۔ زبان علما میں صرف وجود کتاب

کافی نہیں کہ وجود وتداول میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ بظاہر یہاں دونوں باتیں مفقود ہیں۔ تداول درکنار کوئی سند متصل بھی نہیں نہ کہ تواتر جو ایسی نسبت کے لئے لازم ہے۔ رہا وجود نسخ، اتفاقاً متعدد بلکہ کثیر ووافر قلمی نسخے موجود ہونا بھی ثبوت تواتر کو بس نہیں۔ جب تک ثابت نہ ہو کہ یہ سب نسخے جدا جدا اصل مصنف سے نقل ہوئے۔ ورنہ ممکن کہ بعض نسخ محرفہ ان کی اصل ہوں۔ ان میں الحاق ہوا ہو اور یہ ان سے نقل درنقل ہو کر کثیر ہو گئے (ج ۶، ص ۳۰۸ ـ ۳۱۰)

اور "سیف الجبار" میں مندرج یہ بات تواتر کے اس معیار پر نہیں اترتی ہے ــــــ

اور اگر علیٰ سبیل التنزل فرض بھی کیا جائے کہ امام احمد رضا کو "سیف الجبار" کی اس عبارت کا علم تواتر کے طور پر ہو چکا تھا تو بھی مولوی اسماعیل دہلوی کے تاویل نہ کر سکنے کا علم تواتر کے طور پر نہیں ہوا کیوں کہ یہ روایت امام احمد رضا تک سیف الجبار کے مصنف حضرت علامہ فضل رسول بدایونی کے ذریعہ پہنچی اور علامہ فضل رسول بآں علم وفضل بھی فرد واحد ہیں۔ اس لیے یہ خبر، خبر واحد ہی ہے۔

امام احمد رضا اور مولوی اسماعیل دہلوی کی تکفیر کلامی جزمی سے سکوت

بہرحال امام احمد رضا کو یہ خبر بذریعۂ تواتر نہیں ملی کہ مولوی اسماعیل دہلوی اپنی عبارتوں کی کوئی تاویل بعید بھی نہ کر سکے ــــــ ہاں! خبر واحد کے ذریعۂ یہ اطلاع ضرور ملی مگر خبر واحد کی بنیاد پر کسی کی تکفیر کلامی نہیں ہو سکتی۔ اس لیے امام احمد رضا نے مولوی اسماعیل کی تکفیر کلامی سے کفِ لسان کیا اور احتیاطاً سکوت فرمایا۔

المعتمد المستند میں ہے:

والاکفار لا یجوز الا اذا تحقق لنا قطعاً انہ مکذب او مستخف ولا قطع الا فی الضروریات لان فی غیرھا لہ ان یقول لم یثبت عندی امّا اذا اقر بالثبوت ثم جحد فقد علم التکذیب ولا وجہ حینئذٍ للتوقف فی الاکفار لحصول العلم بوجود المدار (ص ۲۲۲، ۲۲۳)۔

جب تک یقینی طور پر ثابت نہ ہو جائے کہ فلاں شخص نے دین کی تکذیب یا استخفاف کیا ہے اس وقت تک اس کی تکفیر روا نہیں۔ اور یقین صرف بدیہیات میں ہوتا ہے۔ کیوں کہ غیر بدیہی بات کے تعلق سے کوئی کہہ سکتا ہے کہ میرے نزدیک یہ بات پایہ ثبوت کو نہیں پہنچی ہے۔ ہاں! ثبوت کا اقرار کر کے انکار کرے تو یقین ہو جائے گا کہ وہ تکذیب کر رہا ہے۔ اس لئے اب توقف کی کوئی وجہ نہیں۔ کیونکہ مدار کفر کا یقین ہو گیا۔

ایک سوال

یہاں یہ سوال ہو سکتا ہے کہ ائمہ کرام کے اجماعی ارشاد "من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر" میں لفظ "من" عام ہے، جس کے عموم کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر شک کرنے والے سے متعلق حکم کفر ہو۔ مگر مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق بعض شک کرنے والوں سے متعلق تو حکم کفر ہوتا ہے اور بعض شک کرنے والوں سے متعلق حکم کفر نہیں ہوتا۔

جواب

اس کا جواب یہ ہے کہ "من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر" میں "ہ" ضمیر کا مرجع "منکر ضروریات الدین" ہے تو معنی یہ ہوئے کہ "من شك فی کفر منکر ضروریات الدین وعذابہ فقد کفر" ــــ اور جس کے نزدیک منکر ضروریات دین ہونا، بداہۃً متحقق نہ ہوا، وہ اگر شک کرتا ہے تو دراصل وہ "من شك فی کفرہ وعذابہ" کا مصداق ہی نہیں۔ اس لئے "من" کا عموم اس کو شامل نہیں۔ نہ یہ کہ "من" کا عموم تو اس کو شامل ہے، پھر بھی حکم کفر اس سے متعلق نہیں ــــ چنانچہ اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر قرآن کریم میں ارشاد ربانی "من دخلہ کان آمناً" ہے۔ جس کے معنی ہیں "من دخلہ بعد ما صار مباح الدم" اور جو پہلے سے مباح الدم نہ ہو، وہ "من دخلہ" کا مصداق نہیں اس لئے "من" کا عموم اس کو شامل نہیں نہ یہ کہ "من" کا عموم اس کو شامل ہے پھر بھی حکم امن اس سے متعلق نہیں۔

نور الانوار میں ہے:

وکذ القاتل بعد الدخول فیہ اذ معنی قولہ ومن دخلہ کان آمنا بعد ما صار مباح الدم (ص ـ ۷۰)۔

جو خانۂ کعبہ میں داخل ہو کر قتل کرے گا، وہ مامون نہیں ہوگا کیونکہ آیۃ کریمہ کا معنی یہ ہے کہ جو مباح الدم ہو کر خانۂ کعبہ میں داخل ہوگا وہ مامون ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد مطیع الرحمٰن رضوی غفرلہ

دینی بات کے انکار میں احتمال

دینی بات میں احتمال

کلام میں خلاف دلیل

تکلم میں خلاف دلیل

متکلم میں خلاف دلیل

(۱)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۴)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۶)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۷)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۸)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۹)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۱۰)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۱۱)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۱۲)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۱۳)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۱۴)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۱۵)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۱۶)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۱۷)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۱۸)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۱۹)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۰)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۲۱)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۲۲)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۲۳)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۴)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۵)	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۲۶)	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۲۷)	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

دینی بات میں احتمال

کلام میں بلا دلیل

تکلم میں بلا دلیل

متکلم میں بلا دلیل

(۲۸)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۹)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۰)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۱)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۲)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۳۳)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۳۴)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۵)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۳۶)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۳۷)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۸)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۳۹)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۴۰)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۴۱)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۴۲)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۴۳)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۴۴)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۴۵)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۴۶)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۴۷)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۴۸)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۴۹)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۵۰)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۱)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۵۲)	متکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۵۳)	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۵۴)	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

دینی بات میں احتمال — کلام میں عن دلیل — متکلم میں عن دلیل

نمبر			
(۵۵)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۵۶)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۵۷)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۸)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۹)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۶۰)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۶۱)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۶۲)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۶۳)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۶۴)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۶۵)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۶۶)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۶۷)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۶۸)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۶۹)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۷۰)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۷۱)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۷۲)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۷۳)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۷۴)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۷۵)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۷۶)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۷۷)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۷۸)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۷۹)	متکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۸۰)	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۸۱)	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

دینی بات میں احتمال — کلام میں خلاف دلیل — متکلم میں خلاف دلیل

نمبر			
(۸۲)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۸۳)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۸۴)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۸۵)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۸۶)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۸۷)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۸۸)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۸۹)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۹۰)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۹۱)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۹۲)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۹۳)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۹۴)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۹۵)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۹۶)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۹۷)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۹۸)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۹۹)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۱۰۰)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۱۰۱)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۱۰۲)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۱۰۳)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۱۰۴)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۱۰۵)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۱۰۶)	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۱۰۷)	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۱۰۸)	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں ... بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

(۱۰۹)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۱۱۰)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۱۱۱)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۱۱۲)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۱۱۳)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۱۱۴)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۱۱۵)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۱۱۶)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۱۱۷)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۱۱۸)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۱۱۹)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۱۲۰)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۱۲۱)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۱۲۲)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۱۲۳)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۱۲۴)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۱۲۵)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۱۲۶)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۱۲۷)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۱۲۸)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۱۲۹)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۱۳۰)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۱۳۱)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۱۳۲)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۱۳۳)	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۱۳۴)	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۱۳۵)	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات میں احتمال

کلام میں خلاف دلیل

متکلم میں خلاف دلیل

متکلم میں عن دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

(۱۳۶)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۱۳۷)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۱۳۸)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۱۳۹)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۱۴۰)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۱۴۱)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۱۴۲)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۱۴۳)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۱۴۴)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۱۴۵)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۱۴۶)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۱۴۷)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۱۴۸)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۱۴۹)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۱۵۰)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۱۵۱)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۱۵۲)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۱۵۳)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۱۵۴)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۱۵۵)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۱۵۶)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۱۵۷)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۱۵۸)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۱۵۹)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۱۶۰)	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۱۶۱)	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۱۶۲)	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات میں احتمال

متکلم میں خلاف دلیل

متکلم میں خلاف دلیل

کلام میں عن دلیل

نمبر			
(۱۶۳)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۱۶۴)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۱۶۵)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۱۳۶)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۱۶۷)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۱۶۸)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۱۶۹)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۱۷۰)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۱۷۱)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۱۷۲)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۱۷۳)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۱۷۴)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۱۷۵)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۱۷۶)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۱۷۷)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۱۷۸)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۱۷۹)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۱۸۰)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۱۸۱)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۱۸۲)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۱۸۳)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۱۸۴)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۱۸۵)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۱۸۶)	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۱۸۷)	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۱۸۸)	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۱۸۹)	کلام میں دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل

نمبر			
(۱۹۰)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۱۹۱)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۱۹۲)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۱۳۳)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۱۹۴)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۱۹۵)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۱۹۶)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۱۹۷)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۱۹۸)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۱۹۹)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۰۰)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۲۰۱)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۲۰۲)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۰۳)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۲۰۴)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۲۰۵)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۲۰۶)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۲۰۷)	متکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۲۰۸)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۰۹)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۲۱۰)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۲۱۱)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۲۱۲)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۱۳)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۱۴)	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۲۱۵)	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۲۱۶)	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

نمبر			
(۲۱۷)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۱۸)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۲۱۹)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۲۰)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۲۱)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۲۲)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۲۲۳)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۲۲۴)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۲۲۵)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۲۲۶)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۲۷)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۲۲۸)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۲۲۹)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۳۰)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۲۳۱)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۲۳۲)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۲۳۳)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۲۳۴)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۲۳۵)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۳۶)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۲۳۷)	متکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۲۳۸)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۲۳۹)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۴۰)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۴۱)	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۲۴۲)	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۲۴۳)	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

نمبر			
(۲۴۴)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۴۵)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۲۴۶)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۴۷)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۴۸)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۴۹)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۲۵۰)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۲۵۱)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۲۵۲)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۲۵۳)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۵۴)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۲۵۵)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۲۵۶)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۵۷)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۲۵۸)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۲۵۹)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۲۶۰)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۲۶۱)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۲۶۲)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۶۳)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۲۶۴)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۲۶۵)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۲۶۶)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۶۷)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۶۸)	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۲۶۹)	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۲۷۰)	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات میں احتمال

نمبر			
(۲۷۱)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۷۲)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۲۷۳)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۷۴)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۷۵)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۲۷۶)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۲۷۷)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۲۷۸)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۲۷۹)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۲۸۰)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۸۱)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۲۸۲)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۲۸۳)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۸۳)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۲۸۵)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۲۸۶)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۲۸۷)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۲۸۸)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۲۸۹)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۹۰)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۲۹۱)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۲۹۲)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۲۳۳)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۹۳)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۹۵)	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۲۹۶)	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۲۹۷)	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات میں احتمال

نمبر			
(۲۹۸)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۹۹)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۰۰)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۰۱)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۰۲)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۳۰۳)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۳۰۴)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۰۵)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۳۰۶)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۳۰۷)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۰۸)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۳۰۹)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۳۱۰)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۱۱)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۳۱۲)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۳۱۳)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۱۴)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۳۱۵)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۳۱۶)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۱۷)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۳۱۸)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۳۱۹)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۲۰)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۱۳)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۲۲)	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۳۲۳)	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۳۲۴)	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

نمبر			
(۳۲۵)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۲۶)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۲۷)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۲۸)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۲۹)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۳۳۰)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۳۳۱)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۳۲)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۳۳۳)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۳۳۴)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۳۵)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۳۳۶)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۳۳۷)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۳۸)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میل خلاف دلیل
(۳۳۹)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۳۴۰)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۴۱)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۳۴۲)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۳۴۳)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۴۴)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۳۴۵)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۳۴۶)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۴۷)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۴۸)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۴۹)	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۳۵۰)	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۳۵۱)	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

نمبر			
(۳۵۲)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۵۳)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۵۴)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۵۵)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۵۶)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۳۵۷)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۳۵۸)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۵۹)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۳۶۰)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۳۶۱)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۶۲)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۳۶۳)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۳۶۴)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میل بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۶۵)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۳۶۶)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۳۶۷)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۶۸)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۳۶۹)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۳۷۰)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۷۱)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۳۷۲)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۳۷۳)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۷۴)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۷۵)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۷۶)	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۳۷۷)	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۳۷۸)	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

نمبر	۱	۲	۳
(۱۷۹)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۸۰)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۸۱)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۸۲)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۸۳)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۳۸۴)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۳۸۵)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۸۶)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۳۸۷)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۳۸۸)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۸۹)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۳۹۰)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۳۹۱)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۹۲)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۳۳۳)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۳۹۴)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۹۵)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۳۹۶)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۳۹۷)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۹۸)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۳۹۹)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۴۰۰)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۴۰۱)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۴۰۲)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۴۰۳)	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۴۰۴)	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۴۰۵)	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

نمبر	۱	۲	۳
(۳۰۶)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۰۷)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۰۸)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۰۹)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۱۰)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۳۱۱)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۳۱۲)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۱۳)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۳۱۴)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۳۱۵)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۱۶)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۳۱۷)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۳۱۸)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۱۹)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۳۲۰)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۳۲۱)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۲۲)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۳۲۳)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۳۲۴)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۲۵)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۳۲۶)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۳۲۷)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۲۸)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۲۹)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۳۰)	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۳۳۱)	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۳۳۲)	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

نمبر			
(۴۳۳)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۴۳۴)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۴۳۵)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۴۳۶)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۴۳۷)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۴۳۸)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۴۳۹)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۴۴۰)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۴۴۱)	متکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۴۴۲)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۴۴۳)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۴۴۴)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۴۴۵)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۴۴۶)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۴۴۷)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۴۴۸)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۴۴۹)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۴۵۰)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۴۵۱)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۴۵۲)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۴۵۳)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۴۵۴)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۴۵۵)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۴۵۶)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۴۵۷)	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۴۵۸)	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۴۵۹)	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

نمبر			
(۴۶۰)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۴۶۱)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۴۶۲)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۴۶۳)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۴۶۴)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۴۶۵)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۴۶۶)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۴۶۷)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۴۶۸)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۴۶۹)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۴۷۰)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۴۷۱)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۴۷۲)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۴۷۳)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۴۷۴)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۴۷۵)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۴۷۶)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۴۷۷)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۴۷۸)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۴۷۹)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۴۸۰)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۴۸۱)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۴۸۲)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۴۸۳)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۴۸۴)	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۴۸۵)	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۴۸۶)	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات میں احتمال

(۴۸۷) کلام میں خلاف دلیل　تکلم میں خلاف دلیل　متکلم میں خلاف دلیل
(۴۸۸) کلام میں بلا دلیل　تکلم میں بلا دلیل　متکلم میں بلا دلیل
(۴۸۹) کلام میں عن دلیل　تکلم میں عن دلیل　متکلم میں عن دلیل
(۴۹۰) کلام میں خلاف دلیل　تکلم میں خلاف دلیل　متکلم میں عن دلیل
(۴۹۱) کلام میں خلاف دلیل　متکلم میں خلاف دلیل　تکلم میں عن دلیل
(۴۹۲) تکلم میں خلاف دلیل　متکلم میں خلاف دلیل　کلام میں عن دلیل
(۴۳۳) کلام میں خلاف دلیل　تکلم میں خلاف دلیل　متکلم میں بلا دلیل
(۴۹۴) کلام میں خلاف دلیل　متکلم میں خلاف دلیل　تکلم میں بلا دلیل
(۴۹۵) تکلم میں خلاف دلیل　متکلم میں خلاف دلیل　کلام میں بلا دلیل
(۴۹۶) کلام میں بلا دلیل　تکلم میں بلا دلیل　متکلم میں عن دلیل
(۴۹۷) کلام میں بلا دلیل　متکلم میں بلا دلیل　تکلم میں عن دلیل
(۴۹۸) تکلم میں بلا دلیل　متکلم میں بلا دلیل　کلام میں عن دلیل
(۴۹۹) کلام میں بلا دلیل　تکلم میں بلا دلیل　متکلم میں خلاف دلیل
(۵۰۰) کلام میں بلا دلیل　متکلم میں بلا دلیل　تکلم میں خلاف دلیل

کلام میں عن کی دلیل

(۵۰۱) تکلم میں بلا دلیل　متکلم میں بلا دلیل　کلام میں خلاف دلیل
(۵۰۲) کلام میں عن دلیل　تکلم میں عن دلیل　متکلم میں بلا دلیل
(۵۰۳) کلام میں عن دلیل　متکلم میں عن دلیل　تکلم میں بلا دلیل
(۵۰۴) تکلم میں عن دلیل　متکلم میں عن دلیل　کلام میں بلا دلیل
(۵۰۵) کلام میں عن دلیل　تکلم میں عن دلیل　متکلم میں خلاف دلیل

متکلم میں عن کی دلیل

(۵۰۶) کلام میں عن دلیل　متکلم میں عن دلیل　تکلم میں خلاف دلیل
(۵۰۷) تکلم میں عن دلیل　متکلم میں عن دلیل　کلام میں خلاف دلیل
(۵۰۸) کلام میں خلاف دلیل　تکلم میں عن دلیل　متکلم میں بلا دلیل
(۵۰۹) کلام میں عن دلیل　تکلم میں بلا دلیل　متکلم میں خلاف دلیل

متکلم میں خلاف دلیل

(۵۱۰) کلام میں بلا دلیل　تکلم میں خلاف دلیل　متکلم میں عن دلیل
(۵۱۱) متکلم میں خلاف دلیل　تکلم میں عن دلیل　کلام میں بلا دلیل
(۵۱۲) متکلم میں بلا دلیل　تکلم میں خلاف دلیل　کلام میں عن دلیل
(۵۱۳) متکلم میں عن دلیل　تکلم میں بلا دلیل　کلام میں خلاف دلیل

دینی بات میں احتمال

(۵۱۴) کلام میں خلاف دلیل　تکلم میں خلاف دلیل　متکلم میں خلاف دلیل
(۵۱۵) کلام میں بلا دلیل　تکلم میں بلا دلیل　متکلم میں بلا دلیل
(۵۱۶) کلام میں عن دلیل　تکلم میں عن دلیل　متکلم میں عن دلیل
(۵۱۷) کلام میں خلاف دلیل　تکلم میں خلاف دلیل　متکلم میں عن دلیل
(۵۱۸) کلام میں خلاف دلیل　متکلم میں خلاف دلیل　تکلم میں عن دلیل
(۵۱۹) تکلم میں خلاف دلیل　متکلم میں خلاف دلیل　کلام میں عن دلیل
(۵۲۰) کلام میں خلاف دلیل　تکلم میں خلاف دلیل　متکلم میں بلا دلیل
(۵۲۱) کلام میں خلاف دلیل　متکلم میں خلاف دلیل　تکلم میں بلا دلیل
(۵۲۲) تکلم میں خلاف دلیل　متکلم میں خلاف دلیل　کلام میں بلا دلیل
(۵۲۳) کلام میں بلا دلیل　تکلم میں بلا دلیل　متکلم میں عن دلیل
(۵۲۴) کلام میں بلا دلیل　متکلم میں بلا دلیل　تکلم میں عن دلیل
(۵۲۵) تکلم میں بلا دلیل　متکلم میں بلا دلیل　کلام میں عن دلیل
(۵۲۶) کلام میں بلا دلیل　تکلم میں بلا دلیل　متکلم میں خلاف دلیل
(۵۲۷) کلام میں بلا دلیل　متکلم میں بلا دلیل　تکلم میں خلاف دلیل

کلام میں عن کی دلیل

(۵۲۸) تکلم میں بلا دلیل　متکلم میں بلا دلیل　کلام میں خلاف دلیل
(۵۲۹) کلام میں عن دلیل　تکلم میں عن دلیل　متکلم میں بلا دلیل
(۵۳۰) کلام میں عن دلیل　متکلم میں عن دلیل　تکلم میں بلا دلیل
(۵۱۳۱) تکلم میں عن دلیل　متکلم میں عن دلیل　کلام میں بلا دلیل
(۵۳۲) کلام میں عن دلیل　تکلم میں عن دلیل　متکلم میں خلاف دلیل

متکلم میں عن کی دلیل

(۵۳۳) کلام میں عن دلیل　متکلم میں عن دلیل　تکلم میں خلاف دلیل
(۵۳۴) تکلم میں عن دلیل　متکلم میں عن دلیل　کلام میں خلاق دلیل
(۵۳۵) کلام میں خلاف دلیل　تکلم میں عن دلیل　متکلم میں بلا دلیل
(۵۳۶) کلام میں عن دلیل　تکلم میں بلا دلیل　متکلم میں خلاف دلیل

متکلم میں خلاف دلیل

(۵۳۷) کلام میں بلا دلیل　تکلم میں خلاف دلیل　متکلم میں عن یل
(۵۳۸) متکلم میں خلاف دلیل　تکلم میں عن دلیل　کلام میں بلا دلیل
(۵۳۹) متکلم میں بلا دلیل　تکلم میں خلاف دلیل　کلام میں عن دلیل
(۵۴۰) متکلم میں عن دلیل　تکلم میں بلا دلیل　کلام میں خلاف دلیل

(۵۴۱)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۵۴۲)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۵۴۳)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۴۴)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۴۵)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۵۴۶)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۵۴۷)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۵۴۸)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۵۴۹)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۵۵۰)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۵۱)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۵۵۲)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۵۵۳)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۵۵۴)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۵۵۵)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۵۵۶)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۵۵۷)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۵۵۸)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۵۵۹)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۵۶۰)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۵۶۱)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۵۶۲)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۵۶۳)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۵۶۴)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۶۵)	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۵۶۶)	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۵۶۷)	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

(۵۶۸)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۵۶۹)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۵۷۰)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۷۱)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۷۲)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۵۷۳)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۵۷۴)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۵۷۵)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۵۷۶)	متکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۵۷۷)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۷۸)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۵۷۹)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۵۸۰)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۵۸۱)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۵۸۲)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۵۸۳)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۵۸۴)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۵۸۵)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۵۸۶)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۵۸۷)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۵۸۸)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۵۸۹)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۵۹۰)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۵۹۱)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۹۲)	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۵۹۳)	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۵۹۴)	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات میں احتمال

کلام میں عن دلیل

متکلم میں بلا دلیل

متکلم میں خلاف دلیل

نمبر			
(۵۹۵)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۵۹۶)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۵۹۷)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۹۸)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۹۹)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۶۰۰)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۶۰۱)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۶۰۲)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۶۰۳)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۶۰۴)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۶۰۵)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۶۰۶)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۶۰۷)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۶۰۸)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۶۰۹)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۶۱۰)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۶۱۱)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۶۱۲)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۶۱۳)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۶۱۴)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۶۱۵)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۶۱۶)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۶۱۷)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۶۱۸)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۶۱۹)	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۶۲۰)	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۶۲۱)	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات میں احتمال

کلام میں بلا دلیل

متکلم میں خلاف دلیل

متکلم میں عن دلیل

نمبر			
(۶۲۲)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۶۲۳)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۶۲۴)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۶۲۵)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں من دلیل
(۶۲۶)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں من دلیل
(۶۲۷)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۶۲۸)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۶۲۹)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۶۳۰)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۶۳۱)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں من دلیل
(۶۳۲)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۶۳۳)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۶۳۴)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۶۳۵)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۶۳۶)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۶۳۷)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۶۳۸)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۶۳۹)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۶۴۰)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۶۴۱)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۶۴۲)	متکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۶۴۳)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۶۴۴)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں حلاف دلیل
(۶۴۵)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۶۴۶)	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۶۴۷)	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۶۴۸)	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

نمبر			
(۶۴۹)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۶۵۰)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۶۵۱)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۶۵۲)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۶۵۳)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۶۵۴)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۶۵۵)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۶۵۶)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۶۵۷)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۶۵۸)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۶۵۹)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۶۶۰)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۶۶۱)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۶۶۲)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۶۶۳)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۶۶۴)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۶۶۵)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۶۶۶)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۶۶۷)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۶۶۸)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۶۶۹)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۶۷۰)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۶۷۱)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۶۷۲)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۶۷۳)	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۶۷۴)	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۶۷۵)	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

نمبر			
(۶۷۶)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۶۷۷)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۶۷۸)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۶۷۹)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۶۸۰)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۶۸۱)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۶۸۲)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۶۸۳)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۶۸۳)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۶۸۵)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۶۸۶)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۶۸۷)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۶۸۸)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۶۸۹)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۶۹۰)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۶۹۱)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۶۹۲)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۶۹۳)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۶۹۳)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۶۹۵)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۶۹۶)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۶۹۷)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۶۹۸)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۶۹۹)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۷۰۰)	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۷۰۱)	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۷۰۲)	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

نمبر			
(۷۰۳)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۷۰۴)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۷۰۵)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۷۰۶)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۷۰۷)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۷۰۸)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۷۰۹)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۷۱۰)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۷۱۱)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۷۱۲)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۷۱۳)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۷۱۴)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۷۱۵)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۷۱۶)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۷۱۷)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۷۱۸)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۷۱۹)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۷۲۰)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۷۲۱)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۷۲۲)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۷۲۳)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۷۲۴)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۷۲۵)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۷۲۶)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف لیسل	متکلم میں عن دلیل
(۷۲۷)	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۷۲۸)	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۷۲۹)	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات میں احتمال

متکلم میں عن دلیل

متکلم میں بلا دلیل

کلام میں خلاف دلیل